جامعہ عثمانیہ کا ترجمان

اگست 2001ء

جمادی الاولی ۱۴۲۲ھ

پشاور

پاکستان

العصر

ماہنامہ

مدیر مسئول

مفتی غلام الرحمن

جامعہ عثمانیہ

نوتھیہ روڈ پشاور

جنت میں گھر بنانے کا سنہری موقع

گھر انسان کی بنیادی ضرورت ہے خود اور اپنی اولاد کے آرام وسکون کے
ہر ایک گھر بنانے کی کوشش میں رہتا ہے زندگی بھر ایک گھر کی تعمیر اس کی
واحد آرزو اور تمنا ہوتی ہے لیکن کیا ہم نے کہیں یہ سوچا کہ دنیا کی عارضی
زندگی کی نسبت سے ہمیں قیامت کی ابدی زندگی میں بہتر سے گھر بنانے کی
ضرورت ہے یہاں تو پھر بھی ذاتی مکان نہ ہونے کی صورت میں کرایہ کے
مکان میں زندگی کی صبح وشام تمام ہو سکتی ہے لیکن قیامت میں کرایہ داری کا
نظام نہیں پایا جاتا

آئیے بغیر سوچے فیصلہ کیجئے

کہ ہمیں جنت میں گھر بنانا ضروری ہے اس کے لئے آپ کرہ ارض پر مسجد
کر یا کسی دینی درسگاہ کی تعمیر میں حصہ لیکر اپنی آرزو پوری کر سکتے ہیں۔اس
سلسلہ میں جامعہ عثمانیہ نے بنات اسلام کے لئے ﴿مدرسہ سیدہ فاطمہؓ﴾ کے
عظیم منصوبہ پر کام شروع کر کے دو مراحل میں جامعہ کے ساتھ ساتھ
مرلہ کا پلاٹ تقریباً دس لاکھ روپے میں خرید کر مسلمانوں کو جنت میں گھر
بنانے کا سنہری موقع فراہم کیا ہے۔زر زمین کا یہ ناقابل تحمل بوجھ اٹھانے میں
کوشش کیجئے اور مسلمان بچیوں کی تعلیم وتربیت میں دل کھول کر حصہ لیں۔

شعبہ نشر واشاعت جامعہ عثمانیہ پشاور

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ العصر پشاور

سرپرست اعلیٰ

حضرت مولانا حکیم لطف الرحمن صاحب مدظلہم

مجلس ادارت

مدیر مسؤل

مفتی غلام الرحمن

نائب مدیر

مولانا ذاکر حسن نعمانی

مجلس مشاورت

مولانا حسین احمد

مفتی محمد الرحمن

قانونی مشیر

نثار خان ایڈووکیٹ

اگست 2001ء جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ جلد ۷ شمارہ ۷

فہرست مضامین

اداریہ	مفتی غلام الرحمن	۲
محاسن القرآن	مفتی غلام الرحمن	۹
محدود وفانی خوشیاں اور لذتیں	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۱۷
دارالافتاء	مفتی غلام الرحمن	۲۸
ڈاکٹر عبدالغفار صاحب	تقریر/حقیقی قدر ومنزلت	۳۴
تقریب یوم سرپرستان	للبنین	۳۹
تقریب یوم والدین	شعبہ بنات مدرسہ فاطمۃ الزہراءؓ	۴۶
تبصرہ کتب	تسہیل الریاضی	۴۸

پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۹ پشاور صدر۔صوبہ سرحد پاکستان فون ۲۷۳۵۶۱-۰۹۱

پبلشر و دفتر: مفتی غلام الرحمن نے وحدت پرنٹنگ پریس خیبر بازار پشاور سے چھپواکر
دفتر ماہنامہ العصر جامعہ عثمانیہ، عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر سے شائع کیا

بدل اشتراک فی پرچہ ۱۰ روپے/سالانہ اندرون ملک ۱۰۰ روپے بیرون ملک ۲۰ ڈالر کی قیمت

صدائے عصر

اداریہ

خواتین کی تعلیم وتربیت کی اہمیت

جامعہ عثمانیہ کے شعبہ بنات ﴿مدرسہ سیدہ فاطمۃ الزہراؓ﴾ کی سالانہ تقریب کے موقعہ پر بچیوں (طالبات) کے والدین سے جامعہ کے مہتمم جناب مولانا مفتی غلام الرحمٰن مدظلہ نے احساس ذمہ داری کے بارے میں جو خطاب فرمایا افادہ عام کے لئے ٹائپ ریکارڈ سے نقل کر کے شائع کیا جارہا ہے

• ((مولانا حمید اللہ نگران شعبہ بنات)

حمد وثنا باری تعالی کے بعد -

جامعہ عثمانیہ پشاور کے شعبہ بنات ﴿مدرسہ سیدہ فاطمۃ الزہراؓ﴾ کی چند ماہ کی تعلیمی کارکردگی اور آپ کی بچیوں کی دینی تربیت آپ حضرات کے سامنے ہے - بحمد اللہ ہم توقعات سے بڑھ کر نتائج کا مشاہدہ کر رہے ہیں - یہ اللہ تعالی کے فضل وکرم اور جامعہ کے بے لوث خدام دین اساتذہ کرام اور معلمات صاحبات کی شبانہ روز محنت کے ثمرات ہیں خدا کرے کہ ایک دن آپ حضرات اپنی بچیوں کے درس نظامی سے فراغت کی محفل سے لطف اندوز ہوں اور آپ کی بچیاں قرآن وحدیث کی عالمہ وفاضلہ بنیں وماذلک علی اللہ بعزیز اس محفل ومجلس میں میری حاضری بھی ایک سرپرست کی حاضری سمجھیں کیونکہ میری بیٹی بھی اس گلستان نبویؐ سے وابستہ ہے مجھے ایک باپ ہونے کی حیثیت سے اپنی بیٹی کی دینی تعلیم وتربیت کا جو احساس ہے اس سے آپ حضرات کا احساس بھی کم نہیں ہم سب اس آرزو اور تمنا کو لیکر جامعہ کی اس چاردیواری میں حاضر ہیں خدا کرے کہ اس مجلس کے

والے اچھی تجاویز سامنے آئیں جس سے آپ کی بچیوں کی تعلیمی صلاحیتوں کو جلا ملے اور ادارہ کی ترقی کا ذریعہ ثابت ہو - اور ہم سب کے لئے ذریعہ نجات ثابت ہو -

خواتین وحضرات -

اسلامی نقطہ نظر کے حوالہ سے اپنی اولاد کی بہتر تربیت والدین کی اخلاقی ، قانونی اور مذہبی ذمہ داری ہے محض اولاد کو اچھا کھانا ، بہترین لباس اور پر تعیش اسباب زندگی فراہم کرنے سے والدین ذمہ داری سے عہدہ براں نہیں ہو سکتے جب تک ان کی تعلیم وتربیت اور پھر اصلاح عقیدہ کے بارے میں فکر مند نہ ہوں اللہ تعالی فرماتے ہیں -

یاایھاالذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا (الایۃ) التحریم

اے ایمان والو اپنی جان اور گھرانے یعنی اولاد اور بیوی کو آگ سے بچانے کی فکر کرو - اس لئے اولاد کی تربیت کا فکر مند رہنا والدین کے فرائض منصبی کا حصہ ہے مفسرین لکھتے ہیں کہ اولاد کی دینی تربیت اور ان کے ایمان پر محنت کرنا والدین پر نونہال بچوں کے حقوق ہیں کسی بچے کو دینی تربیت سے کورا رکھنا ان کے روحانی قتل کے مترادف ہے جسمانی قتل سے اولاد کا روحانی قتل زیادہ خطرناک ہے میرے خیال میں اسلام وہ واحد دین ومذہب ہے جو بچوں کے بہترین مستقبل کی ذمہ داری والدین کے کندھوں پر ڈالتا ہے آج یورپ کے وہ عیاش رنگیلے والدین اولاد کی تربیت کا احساس کیا جانیں جو بچے کی پیدائش کے فوراً بعد بچے کو ہاسٹل کے حوالہ کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں اور بچے کا رونا یا اس کی خدمت اپنی آزادی اور عیاشی کے لئے رکاوٹ سمجھتے ہیں -

اس میں کوئی شک نہیں کہ اولاد کی تربیت والدین دونوں کی ذمہ داری ہے لیکن پھر والد کے مقابلہ میں ماں کو زیادہ بوجھ اٹھانا پڑتا ہے اللہ تعالی نے والد کے مقابلہ میں والدہ کی طبیعت میں کچھ ایسی خوبیاں اور صلاحیتیں رکھی ہیں کہ وہ یہ ڈیوٹی احسن طریقہ سے سرانجام دے سکتی ہیں - والد بے چارہ صبح سے لیکر شام تک محنت ومزدوری یا کاروبار میں مصروف رہتا ہے یہ ماں ہی کا حوصلہ ہے جو بچے کی بیماری ، تکلیف پریشانی اور رونے کا مشاہدہ کر کے تھکاوٹ

Scanned with CamScanner

محسوس نہیں کرتی ان فطری خوبیوں کی وجہ سے اللہ تعالی نے نکاح کی موجودگی اور معاہدہ کے خاتمہ پر حق حضانت یعنی تربیت کا حق والدہ کو دیتا ہے لہذا اگر میاں بیوی کے درمیان کہیں ناچاقی سے علیحدگی واقع ہو تو والدہ سے بچے کو نہیں چھینا جا سکتا ہے الا یہ کہ ماں کہیں دوسری جگہ نکاح کرے یا اس کے کردار سے اطمینان حاصل نہ ہو ورنہ اس کے بغیر جب ماں بچے کی تربیت کرنا چاہے تو بچے کو پاس رکھنا ماں کا حق ہے تاہم اخراجات والد کو ادا کرنے ہوں گے فقہاء کرام لکھتے ہیں کہ بچی کی تربیت کا حق والدہ کو بچی کے بلوغ تک حاصل ہے لیکن بچے کو سات سال تک والدہ کے پاس رکھتے ہوئے معاشرہ سے آگاہی کے لئے اس کو والد کے حوالہ کیا جائے گا کیونکہ سات یا نو سال کی عمر میں بچے کو مردانگی خصلتیں سیکھنے کی ضرورت ہے تاکہ آئندہ جا کر یہ معاشرہ کے نشیب و فراز کے حالات کا مقابلہ کر سکے لیکن اس سے قبل اللہ تعالی یہ ذمہ داری والدہ کے کندھوں پر ڈالتا ہے اس لئے بچے کی تربیت میں والدہ کا دخل زیادہ ہے یہی وجہ ہے کہ ماں کے فرائض اور ذمہ داریوں کے پیش نظر اولاد پر ماں کا حق زیادہ ہے زبان رسالت سے اس حقیقت کا اظہار ہو رہا ہے

﴿الجنة تحت اقدام الامهات﴾

یعنی جنت ماں کے قدموں میں ہے اگرچہ والد کے بھی حقوق ہیں لیکن یہ عظیم سعادت ماں کو مل رہی ہے کہ اس کی خدمت سے بچے کو جنت ملتی ہے-

میری اسلامی برادری

ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم معاشرتی حالات سے مجبور ہو کر بسا اوقات بچیوں سے امتیازی سلوک روا رکھتے ہیں میراث سے محروم کرنا تو ہمارے پٹھانوں کے معاشرہ کا افسوسناک پہلو ہے کہ والدین کی وفات پر جائیداد کی خلافت کا حق نرینہ اولاد کو دیا جاتا ہے عموماً لڑکیاں میراث سے محروم رہتی ہیں بلکہ میراث کے بارے میں بچیوں کی لب کشائی والدین یا بھائی معیوب سمجھتے ہیں بعض اچھے خاصے نیک گھرانے بھی اس قبیح رسم میں مبتلا ہیں حالانکہ شرعی نقطہ نظر سے بیٹیوں کو میراث سے محروم رکھنا ظلم ہے یہ امتیازی سلوک بسا اوقات

بچیوں کے احساس کمتری کے اضافہ کا سبب بنتا ہے دینی تعلیم وتربیت کی ضرورت جہاں نرینہ اولاد کو ہے ایسا ہی بیٹیاں بھی اس کی محتاج ہیں - آج کے اس دور میں بچیوں کو دینی تعلیم سے روشناس کرانا تو اور بھی ضروری ہے - کیونکہ یورپ نے انسانی معاشرہ کے سکون واطمینان پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے جو جال پچھا رکھا ہے اس میں ﴿حقوق نسواں﴾ کا نعرہ سرفہرست ہے بلکہ دجل و تلبیس اور گمراہی کا یہی ایک نعرہ ہے کہ نام نہاد حقوق کے نام پر عورت کے مقدس نام ماں، بہن اور بیٹی ہونے سے انکار کر کے شمع محفل بنانے پر تلے ہوئے ہیں چنانچہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ آج پوری دنیا بے حیائی بے پردگی اور بے دینی کے ایسے دلدل میں پھنسی ہوئی ہے کہ نکلنے کے لئے کوئی راستہ نظر نہیں آرہا ہے - ملک میں این جی اوز دیکھیں جو یورپ کے لئے آلہ کار بن کر معصوم بچیوں کی عصمت پر حملہ آور ہیں - آج اس دور میں اس کی ضرورت کہیں زیادہ ہے کہ ہماری یہ بچیاں اور بہنیں دینی اقدار سے آگاہ ہوں دینی علوم سے بہرہ ور ہوں تاکہ حضرت سیدہ عائشہؓ کی نمائندگی کا حق ادا کر کے معاشرہ میں دینی اقدار کے غلبہ کا ذریعہ بنیں - این جی اوز سے وابستہ کئی مائیں اور بہنیں غلط فہمی کا شکار ہو کر بے دینی کا ساتھ دے رہی ہیں یہ ان بے چارہ سادہ لوح عورتوں کے جہل کا نتیجہ ہے کہ دین سے نابلد ہو کر اپنا مقام و مرتبہ نہیں پہچانتی اور نہ اپنے حقوق کا ان کو ادراک ہے آج بے حیائی بے پردگی اور سر سے دوپٹہ اتار کر غیر محرم مرد کے کندھے سے کندھا ملا کر چلنا حقوق سمجھتی ہیں-

حالانکہ یہ اس صنف کی توہین ہے اور اس کے سر سے دوپٹہ چھیننا اس کی حق تلفی ہے حیاء و عزت اور پردہ عورت کا بنیادی حق ہے اور یہی اس کی زینت ہے-

معزز خواتین و حضرات

یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ دین سیکھیں اور دین سے نابلند ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو ان کے مقام کا احساس دلائیں شریعت نے ان کو کیا مقام دیا ہے ؟ اور دین سے نابلد رہ کر اپنی آخرت کیوں تباہ کر رہی ہیں؟ کتنا افسوس ہے ؟ کہ آج اسلام ہی خواتین سے حق تلفی کا ذمہ دار

قرار دیا جارہا ہے حالانکہ اسلام وہ واحد مذہب ہے جس نے خواتین سے ناانصافی کا ازالہ کر کے معاشرہ میں ان کو ایک پروقار مقام دلایا آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ قرآن کی ایک سو چودہ سورتوں میں کہیں مردوں کے نام سے کوئی سورت مسمی نہیں لیکن عورتوں کے نام سے لمبی سورت ﴿سورۃ النساء﴾ موسوم ہے اگر عورتیں اپنے حقوق کا تعین چاہتی ہوں تو ان کو حضرت عائشہؓ کی زندگی کا مطالعہ کرنا چاہئیے ان کو حضرت فاطمۃ الزہراء کی زندگی سے سبق لینا چاہئیے کہ اسلام نے ان کو عظمت کے کس بلند مقام سے نوازا ہے ؟ اور پھر موازنہ کریں کہ کہاں ان کی عزت ہے ؟ اور کہاں ان کا تقدس پائے مال ہو رہا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں عورتوں کی تعلیم کے بارے میں بظاہر دو طریقوں کی نشاندہی ہوتی ہے پہلا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ عورتیں اپنے محارم کے ذریعہ علوم نبوی سیکھیں آپ کی محفل میں صحابہ کرام حاضر ہو کر جو فیض حاصل کرتے تو واپسی پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے فرماتے

ارجعوا الى اهليكم فعلموهم

یعنی اپنے گھر جا کر ان مسائل کی تعلیم دو۔ اس لئے عورتیں کہیں خاوند، کہیں باپ، کہیں بھائی کے ذریعہ علم حاصل کریں۔

لیکن اس کے ساتھ بخاری شریف کی روایت سے ایک دوسرے طریقہ کی نشاندہی ہوتی ہے کہ عورتوں کا ایک وفد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگیں۔

غلبنا عليك الرجال فجعل لنا يوما لنفسك

یارسول اللہ آپ کی محفل و مجلس میں مردوں کے غلبہ سے ہم پورا استفادہ نہیں کر سکتیں اس لئے ہمیں مستقل وقت دیجئے جس میں آپ خصوصی طور پر ہمیں تعلیم دے سکیں۔

چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی درخواست قبول کر کے ان کے لئے دن مقرر کیا روایات میں یہ بھی وارد ہے کہ آپ عید کے موقعہ پر مردوں سے فارغ ہو کر

خواتین کے پاس تشریف لے جاتے اور تقریر فرماتے۔ حضرت عمرؓ کے دور میں عورتوں کے لئے باقاعدہ نصاب کا تعین کی نشاندہی ہوتی ہے چنانچہ آپ نے اعلان کیا۔

علموا نساءکم سورۃ النور

اپنی عورتوں کو سورت نور کی تعلیم دیا کرو۔ سورۃ نور اور سورہ احزاب قرآن کی وہ خاص سورتیں ہیں جن میں عورت کے پردہ کا مسئلہ خصوصی طور پر بیان ہوا ہے۔ سورۃ نور میں عورت کی معاشرتی زندگی کے بارے میں کافی مواد پایا جاتا ہے۔ سورۃ نور کے پڑھنے سے عورت کی زندگی تبدیل ہو سکتی ہے اور زندگی میں ایک اسلامی تبدیلی آسکتی ہے اس لئے جو خواتین لکھنا پڑھنا جانتی ہیں وہ معارف القرآن یا دوسری معتمد اردو تفاسیر منگوا کر سورۃ نور کا مطالعہ کریں۔

معزز سامعین۔

بچی کی تعلیم سے دل برداشتہ نہ ہوں۔ بچی کو اپنے گھر میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سمجھو۔ بچیوں کی دینی تربیت کی طرف توجہ دینے سے آپ حضرات پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھلیں گے اور آپ کی دنیا و آخرت کے سنورنے کے فیصلے ہوں گے چنانچہ کنز العمال میں ایک روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص کی ایک بیٹی ہو اس نے اس کی تربیت کی اور اچھی تربیت کی تو یہی اس کے لئے جہنم سے خلاصی کا ذریعہ ہے اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا جس نے تین بچیوں کی اچھی تربیت کی ان کے لئے بہترین رشتے کا انتخاب کیا اور پھر ان کے ساتھ مالی تعاون کر کے احسان کیا تو ان کے بدلہ میں اس کے لئے جنگ ہو گی یا آپ نے بچیوں کی تربیت کے بدلہ جنت کی خوشخبری دی۔

مشکوۃ کی روایت ہے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک عورت آئی اس کی گود میں دو بچیاں تھیں اس عورت نے سوال کیا میرے پاس کوئی چیز نہیں تھی سوائے ایک کھجور کے جو میں نے اس کو دے دی اس عورت نے کھجور کے دو حصے کر کے دونوں بیٹیوں کو کھلا دی اور

Scanned with CamScanner

خود اس سے کچھ بھی نہیں کھایا اور پھر دونوں بچیوں کو گود میں اٹھا کر چلی گئی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے وہ واقعہ آپ کو سنایا آپ نے فرمایا جو دو بچیوں کی تربیت کے امتحان سے سرخ رو ہو کر نکلے تو یہی اس کے لئے جہنم سے نجات کا ذریعہ ثابت ہو گا۔

میں اس محفل کے حوالہ سے آپ حضرات کی ذمہ داریوں کا احساس دلانا اپنا فریضہ سمجھتی ہوں جو مائیں پردہ میں ہماری یہ باتیں سن رہی ہیں آپ اپنی بیٹی کی تربیت کے لئے فکر مند ہو کر صرف مدرسہ بھیجنے سے آپ کا ذمہ فارغ نہیں ہوتا جامعہ میں آپ کی بچی کو پڑھایا جاتا ہے صبح سے لیکر عصر تک آپ کی بچیاں یہاں ہوتی ہیں پڑھتی ہیں تکرار کرتی ہیں ماحول سے وابستہ رہتی ہیں لیکن عصر کے وقت گھر آکر اگر آپ حضرات توجہ نہ دیں تو ماحول کا یہ اثر باقی نہیں رہ سکتا اگر یہی بچیاں گھر میں ٹی وی یا وی سی آر سے اجتناب نہ کریں یا پردہ کا اہتمام نہ کریں۔ دینی اقدار کے بارے میں فکر مند نہ رہیں تو یقیناً یہ محنت ثمر آور نہیں رہ سکتی۔ دینی تعلیم کا مقصد در حقیقت اصلاح نفس اور تربیت ہے جس میں آپ سب حضرات کے تعاون کی ضرورت ہے۔ اگرچہ ہم ہفتہ وار درس میں بچیوں کو گھر میں ماں سے گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹانے کے بارے میں ترغیب دیتے ہیں لیکن آپ کو ان کے اوقات کا احساس کرنا ہوگا ایسا نہ ہو کہ ان کو گھریلو مصروفیات میں الجھا کر جامعہ کی طرف سے کل کے لئے دیئے ہوئے کام کرنے کا موقعہ نہ دیں ایسا ہی گھر میں غیر محرم سے پردہ کرنے کی عادت ڈلوانے کی کوشش کریں بلا ضرورت دور کے رشتوں میں غمی یا خوشی میں بھیجنے سے پرہیز کریں بچیوں کو جامعہ لانے اور لے جانے میں اپنی ذمہ داری کا احساس کریں کہ غیر محرم کے ساتھ یا اکیلے آنا جانا نہ ہو ایسا ہی لباس میں دینی اقدار منظور نظر رکھیں۔

میری دعا ہے اللہ تعالی یہ معمولی محنت اپنے دربار میں قبول فرمائے اور ہماری نجات کا ذریعہ بنادیں۔ آمین۔

[illegible]
۲۵/۵/۱۴۲۳ھ

محاسن القرآن

مفتی غلام الرحمن

واذ اخذنا ميثاق بنى اسرائيل لا تعبدون الا الله وبالوالدين احساناً وذى القربى واليتمى والمساكين وقولوا للناس حسنا واقيموا الصلوة وآتوا الزكوة ثم توليتم الا قليلا منكم وانتم معرضون ٥

ترجمہ۔ اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے یہودیوں سے وعدہ لیا کہ اللہ تعالی کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا، والدین، رشتہ داروں، یتیموں اور بے کسوں سے حسن سلوک کرنا، عام لوگوں سے اچھی بات کہہ کر نماز قائم کرو اور زکواۃ دیا کرو پھر سوائے چند لوگوں کے تم اکثر منہ موڑ کر پھر گئے اور تم ہمیشہ منہ موڑ کر پھرنے والی قوم ہو۔

محاسن۔ حضرت شیخ مولانا غلام اللہ خانؒ فرمایا کرتے تھے یہاں سے قرآن کے نزول کے وقت موجودہ یہودیوں کی دو بڑی خباثتوں کا تذکرہ ہو رہا ہے جو مسلسل مضمون کا تیسرا حصہ ہے۔ اور یہ بتایا جا رہا ہے کہ کجروی اور احکام خداوندی سے خلاف ورزی صرف تمہارے آباؤ اجداد کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تم بھی اس میں برابر شریک ہو یہ کمزوری تم میں موروثی طور پر چلی آرہی ہے

موجودہ یہودیوں کی پہلی خباثت۔ آیت نمبر ۸۳ میں پہلی خباثت یعنی احکام خداوندی سے خلاف ورزی یا دینی اقدار کی پائے مالی کا تذکرہ ہے اللہ تعالی نے انبیاء علیہم الصلواۃ والسلام کے ذریعہ جس کتاب کے عنوان سے ہدایت بھیجی ہے اس میں انسان کو عبدیت اپنانے کا درس دیا گیا یہی تو انسان □ کی معراج ہے کہ اللہ تعالی کی حاکمیت اور اپ

Scanned with CamScanner

عبدیت کا اقرار ہو چنانچہ توریت جو تمام یہودیوں کا مذہبی سرمایہ تھا اس کا ماننا لازم تھا اور اس پر عمل کرنے کے لئے ان سے وعدہ لیا گیا تھا اس میں عبدیت کا جو سبق ان کو دیا گیا اس کے چار عناصر تھے۔

(۱) صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم تھا۔ یہ تقریباً تمام انبیاء کا مشترکہ متفق رہا کہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو مان لو اللہ تعالیٰ کے سوا کرہ ارض پر کوئی بھی عبادت کا لائق نہیں کسی کے سامنے سر جھکانا یا اسباب سے ہٹ کر کسی غیر اللہ کو مختیار سمجھنا شرک قرار دیا گیا پھر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت صرف نجی معاملات میں نہیں بلکہ قومی اور اجتماعی مسائل میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کو ماننا عبادت کا ذیلی شعبہ ہے غرض یہ کہ زندگی کے ہر شعبہ میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا اقرار کرنا اللہ تعالیٰ کی عبادت کے مترادف ہے۔

(۲) پھر اس کا عملی مظاہرہ یوں ہونا چاہئیے کہ انسان دنیا میں اللہ تعال کے سامنے اپنے آپ کو عاجز سمجھے چنانچہ والدین سے حسن سلوک کے حکم میں یہی فلسفہ کارفرما ہے کہ انسان کے ذہن پر یہ تصور غالب رہے کہ اس دنیا میں خود نہیں آیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو وہ میرا محسن حقیقی ہے اور والدین محسن مجازی ہیں۔ والدین سے حسن سلوک انسان کا صرف اخلاقی فریضہ نہیں بلکہ مذہبی ذمہ داری بھی ہے یہی وجہ ہے کہ حدیث میں والدین کی رضامندی کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا ذریعہ قرار دیا گیا۔ والدین کافر کیوں نہ ہوں پھر بھی انسان ان سے حسن سلوک روا رکھنے کا مکلّف ہے۔ صرف والدین نہیں بلکہ ان کے اقرباء یعنی چچا، چچی، ماموں اور خالہ وغیرہ بھی والدین ہی کی وجہ سے حسن سلوک کے مستحق ہیں اس لئے قرآن نے ﴿لا تعبدون الا الله﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حکم دینے کے بعد یہودیوں کو ﴿وبالوالدين احسانا و ذی القربی﴾ کے مکلّف قرار دیا۔ والدین اور ان کے اقرباء سے حسن سلوک روا رکھنے سے ایک طرف ہمدردی کی بہترین سوسائٹی معرض وجود میں آتی ہے دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور انسان کی عبدیت کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

(۳) پھر معاشرہ میں رہتے ہوئے صرف اپنے گھرانے یا خاندان سے حسن سلوک روا رکھنا

انسان کی ذمہ داری نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی پوری مخلوق اس کے حسن سلوک کی مستحق ہے۔ معاشرہ کا ہر فرد خواہ مسلمان ہو یا کافر، اللہ تعالیٰ کی مخلق ہے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم وزیادتی برداشت نہیں کرتا اس لئے معاشرہ کے ہر فرد سے حسن سلوک روا رکھنے کے لئے ﴿وقولوا للناس حسنا﴾ کا حکم دیا گیا معاشرتی زندگی میں مذہب و عقیدہ کے نام سے کسی کے ساتھ امتیاز کی سلوک کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا بلکہ معاشرہ کے ہر فرد کو انصاف مہیا کرتا ہے ہاں یہ الگ معاملہ ہے کہ مسلمانوں کو اسلامی معاشرہ میں خاص مراعات حاصل ہیں لیکن یہ کسی دوسرے سے زیادتی کا سبب نہیں پھر معاشرہ میں یتیم اور بے سہارا لوگ خصوصی طور پر حسن سلوک کے مستحق ہیں۔

(۴) چوتھا حکم یہودیوں کو اصلاح نفس کے لئے نماز اور روزہ کا تھا۔ اعتقادی اور معاشرتی معاملات درست رکھنے کے لئے اصلاح نفس ضروری ہے جب تک اصلاح نفس نہ ہو تو کسی قانون کی پابندی کی توقع رکھنا بے سود ہے اس لئے جیسا کہ اسلام میں اصلاح نفس کے لئے نماز اور روزہ کا حکم دیا جا رہا ہے ایسا ہی یہودیوں کی اصلاح کے لئے یہ نسخہ تجویز کیا گیا نماز ہی کے ذریعہ انسان اپنی عبدیت کا اظہار کر کے اللہ تعالیٰ کے سامنے جبین نیاز جھکاتا ہے اور حب مال کے ازالہ کے لئے مالی قربانی پیش کر کے زکواۃ ادا کرتا ہے یہی تو انسان کی بنیادی کمزوری ہے کہ کبھی اس پر حب جاہ اور کبھی حب مال کا غلبہ ہو کر دینی اقدار پائے مال کرتا ہے نماز اور روزہ سے ان دونوں کمزوریوں کا علاج ہوتا ہے۔

یہودیوں سے ان چار چیزوں کے بارے میں معاہدہ لینے کے بعد انہوں نے کہاں تک وفاداری کی اور اس معاہدہ کا پاس رکھا؟ ان کی تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے قدم بقدم اس سے انحراف ورزی کی حضرت عزیر کی الوہیت کا اقرار کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا۔ اور معاشرتی زندگی میں درندگی کا مظاہرہ کر کے کسی بے کس اور مظلوم کو معاف نہیں کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم نے اس معاہدہ سے منہ پھیر لیا ہاں بہت کم لوگوں نے اس معاہدہ کی پاسداری کی جیسا کہ عبداللہ بن سلام بلکہ تم ایسی قوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے احکام سے

... پھیرنا تمہاری عادت ہے -اس سے بڑھ کر اس قوم کی غداری اور کیا ہو سکتی ہے ؟ جو دور سے سفر کرکے یثرب کے قرب و جوار میں آخری پیغمبر کے انتظار میں بیٹھے لیکن جب آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو دینوی مفادات کے لئے آپ پر ایمان لانے کی بجائے دشمنی پر اتر آئے -دیدہ دلیری سے اللہ تعالی کے احکام کی خلاف ورزی کی -جو لوگ دینی معاملات میں غداری کے اس درجہ تک پہنچے ہوں اللہ تعالی کے احکام سے بغاوت کر کے نہیں ڈرتے ہوں وہ والدین، اقرباء یا معاشرہ کے دوسرے بے کس اور ناتواں لوگوں سے کیا حسن سلوک کریں گے ؟ ہمدردی اور احیاء حقوق کا جذبہ تب بنتا ہے -جب اللہ تعالی کا خوف ہو تصور آخرت کا عقیدہ غالب ہو اپنی محنت پر دنیا و آخرت میں ثمرات مرتب ہونے کی توقع ہو ورنہ جو لوگ اللہ تعالی کے باغی ہوں ان سے کسی خیر کی توقع رکھنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے-

واذ اخذنا میثاقکم لا تسفکون دماءکم ولا تخرجون انفسکم من دیارکم ثم اقررتم وانتم تشهدون ○ ثم انتم هؤلاء تقتلون انفسکم و تخرجون فریقامنکم من دیارهم تظاهرون علیهم بالاثم والعدوان وان یأتوکم اسری تفدوهم وهو محرم علیکم اخراجهم أفتومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذلك منکم الا خزی فی الحیوة الدنیا ویوم القیمة یردون الی اشد العذاب وما الله بغافل عما تعملون ○ اولئك الذین اشتروالحیوة الدنیا بالاخرة فلا یخفف عنهم العذاب ولاهم ینصرون ○

ترجمہ -اور جب ہم نے تم سے وعدہ لیا کہ آپس میں خونریزی نہ کرنا اور نہ اپنے ہم وطنوں کو ان کے گھروں سے جلاوطن کرنا، پھر تم نے اقرار کیا اور تم اس کے عینی گواہ ہو -اور پھر تم ہی تو ہو کہ اپنے لوگوں کو قتل کرتے ہو اور ایک گروہ کو ان کے گھروں سے نکالتے ہو درانحالیکہ تم ان کے خلاف گناہ اور زیادتی میں تعاون کر رہے ہو اور جب وہ باہمی لڑائی میں

قید ہو کر تمہارے پاس آتے ہیں تو فدیہ دیکر ان کو آزاد کرانا تمہارا کام ہے حالانکہ تم پر ان کا نکالنا حرام کیا گیا ہے -کیا تم (عملی طور پر) اللہ کی کتاب کا ایک حصہ مانتے ہو اور دوسرے سے انکار کرتے ہو سو جو تم میں سے یوں کردار اپنائے تو اس کا بدلہ اور کیا ہے ؟ سوا اس کے کہ دنیا میں خوار و ذلیل ہو اور قیامت کے دن سخت عذاب اس کا ٹھکانا رہے (یاد رکھو) اللہ تعالی تمہارے کئے ہوئے سے بے خبر نہیں-

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو ترجیح دی ہے پس آخرت میں ان پر عذاب میں آسانی نہیں ہوگی اور نہ ان کی کوئی مدد کی جائے گی-

محاسن -یہ موجودہ یہودیوں کی دوسری خباثت ہے جو اللہ تعالی کے احکام کی خلاف ورزی کا عملی مشاہدہ ہے توریت میں یہودیوں سے لئے گئے معاہدہ میں یہ بھی شامل تھا کہ

دفعہ (۱) ایک دوسرے کو قتل نہیں کرو گے

دفعہ (۲) ایک دوسرے کو ملک بدر کرنے کا ذریعہ نہیں بنو گے

دفعہ (۳) ایک دوسرے کے خلاف جہاں کہیں ظلم ہو رہا ہو اس کے لئے آلہ کار بن کر تعاون نہیں کرو گے

دفعہ (۴) اور اگر کوئی یہودی کسی غیر کے ہاتھوں گرفتار ہو تو قیدی کا چھڑانا تمہاری قومی ذمہ داری ہے اس کے لئے سب ایک قوت بن کر اتفاق کا مظاہرہ کرو گے-

چونکہ یہ توریت کے احکام کا حصہ تھا اس لئے جو یہودی توریت پر ایمان لانے کا دعوی کرتا ان احکام کی پابندی اس کے لئے ضروری تھی توریت پر ایمان لانا چونکہ اس معاہدہ کی تجدید کے مترادف تھا اس لئے اللہ تعالی نے موجودہ یہودیوں سے فرمایا پھر تم نے بھی اس معاہدہ کا اقرار کر کے اس کی گواہی دی -اپنے آپ کو یہودی کہنا یا حضرت موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری کا نعرہ بلند کرنا اس معاہدہ پر کاربند رہنے کا معاہدہ ہے-

لیکن تاریخ کے حوالہ سے دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں نے اس معاہدہ کی پاسداری کہاں تک کی؟

Scanned with CamScanner

اور کتنی مدت تک اس کے پابند رہے؟ یہود جب شام سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ [illegible]
قرب وجوار میں آباد ہوئے تو ان میں بڑے بڑے دو قبیلے تھے ایک ﴿بنو قریظہ﴾ اور
﴿بنو نضیر﴾ کے نام سے متعارف تھا- قبائلی حالات کے پیش نظر یہ دونوں قبیلے جب کہیں
ڈیرہ ڈالتے تو مقامی قبیلوں سے معاہدہ کرنا ان کے لئے ضروری رہتا ان ہی کے سائے میں
کا وقت گزرتا اور تحفظ ملتا- مدینہ منورہ جس کا نام اس وقت ﴿یثرب﴾ تھا اس پر مقامی
دو قبیلوں کا راج تھا- جنہیں ﴿اوس﴾ اور ﴿خزرج﴾ کہا جاتا تھا یہودیوں کے خیمے گاڑنے
کے بعد مقامی طور پر ان دونوں قبائل سے ان کو معاہدہ کی ضرورت پڑی بنو قریظہ کی بات
جب اوس سے بنی تو بنو نضیر کو لازمی طور پر ان کے مخالف خزرج سے معاہدہ کرنا پڑا۔ اوس
اور خزرج ہمیشہ ایک دوسرے کے خلاف لڑتے ایسی حالت میں حلفاء بھی معاہدوں کی وجہ سے
میدان جنگ میں کودتے ہیں چنانچہ بنو قریظہ اور بنو نظیر کو ایک دوسرے کے خلاف تلوار
اٹھانا پڑتی اور جنگی حالات سے مجبور ہو کر ایک دوسرے کو ملک بدر کرنے کا ذریعہ بنتے ان
میں انصاف یا عدل کے دائرے نہیں ہوتے بلکہ جب کبھی اوس آواز دیتا تو بنو قریظہ جنگ کے
لئے تیار رہتے ایسا ہی خزرج کے کہنے پر بنو نضیر لبیک کہتے اس لئے کبھی ظالمانہ کاروائیوں
میں بھی شریک رہتے لیکن جب کبھی بنو قریظہ یا بنو نضیر کا کوئی آدمی اوس اور خزرج کی جنگوں
میں گرفتار ہوتا تو پھر اس کے چھڑانے میں تمام یہودی شریک رہتے مشرکین اگر کہیں ان
کو عار دلاتے کہ تم ہمارے مخالفین کے چھڑانے میں کیوں تعاون کرتے ہو تو ان کو یہی
جواب ملتا یہ ہمارا مذہبی معاملہ ہے جس سے ہم مجبور ہیں-

قرآن کہہ رہا ہے عجیب لوگ ہو تمہاری کتاب میں جو باتیں تمہیں کہی گئی ہیں اکثر باتوں کی
خلاف ورزی کر رہے ہو قومی تشخص کے تحفظ کے تمہارے معاہدہ کے چار دفعات تھے تم
اولین تین دفعات کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو کر صرف چوتھے دفعہ پر عمل کرنے کا
[illegible] دے رہے ہو حالانکہ تم پر چاروں دفعات کا ماننا لازم تھا-

یوں تم توریت کے بعض احکام کو مان کر اور بعض سے انکار کر رہے ہو- پھر ایسی قوم جو معاہدہ

[illegible] کے اور کئے گئے معاہدے ایک بار [illegible]
[illegible] مستحق ہے - دنیا میں اس کو ذلت اور رسوائی [illegible]
[illegible] ٹھہرے - چنانچہ یہودی کو دنیا میں یہ سزا دی گئی [illegible]
[illegible] کی خلاف ورزی کرنے پر قتل کئے گئے [illegible]
[illegible] یہاں سے نکال کر شام کی طرف سفر کرنے پر مجبور کیا [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے - چنانچہ فرمایا جو لوگ آخرت کے مقابلے میں [illegible]
[illegible] ٹھہرائیں - اخروی سزائیں یہ لوگ کسی تخفیف کے مستحق نہیں [illegible]
[illegible] گئی ہے-

دینی معاملات کے خلاف معاہدہ کی شرعی حیثیت

قرآن کے انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں نے [illegible]
دینی معاملات میں جو معاہدات کئے تھے وہ دینی اقدار اور دینی معاملات کی خلاف ورزی تھی
یوں اس معاہدہ سے وفاداری کی وجہ سے احکام الٰہی میں تحریف [illegible] خلاف ورزی کے
مرتکب ٹھہرے گئے جس کی وجہ سے ان کو دنیا میں سخت ترین سزا دی گئی [illegible]
[illegible] قانی یا قومی معاملات میں الجھ کر ایسا معاہدہ کرنا جائز نہیں کہ جس میں دینی اقدار [illegible]
ہوں اور اگر کہیں ایسی حرکت کی گئی تو اس سے وفاداری ضروری نہیں [illegible]
معاملہ سب سے مقدم ہوگا جس معاہدہ سے اسلامی تشخص مجروح ہو اس کی [illegible]
[illegible] دینی اقدار تشخص، خاندانی، قومی بلکہ بین الاقوامی مفادات کے لئے قربان نہیں [illegible]
ہر مسلمان جو معاہدہ کرے پہلے اس کو قرآن و سنت کے آئینہ میں دیکھے جہاں کہیں [illegible]
[illegible] کے کسی حکم پر زد پڑے تو اس سے احتراز کرے-

جرم کی حوصلہ افزائی جرم ہے

﴿تظاہرون علیہم بالاثم والعدوان﴾ سے معلوم ہوتا ہے کہ ناجائز اور ظلم [illegible]

کے لئے آلہ کار بننا جائز نہیں اگرچہ سبب بننے کی صورت میں ظلم کوئی دوسرا کرے
بھی اس ظلم کے لئے راہ ہموار کرنے میں سبب کا پورا حصہ ہوتا ہے اس لئے کسی جرم
کے لئے معاون بننا جائز نہیں معاہدات میں نتائج کا مطالعہ گہری نظر سے کرنا چاہئے
دیکھ کر قدم اٹھانا چاہئے بسا اوقات ہمارے دینی قائدین کسی مصلحت کے شکار ہو کر
معاہدہ کر بیٹھتے ہیں لیکن آگے جا کر پچھتاتے ہیں ایسے حالات میں جذباتی رد عمل سے
معاملات کا سنجیدگی سے جائزہ لینا ضروری ہے ایسا نہ ہو کہ چھوٹی برائی کے خاتمہ کے لئے
بڑی برائی کا ارتکاب کر بیٹھیں عموماً یہ سودا مہنگا پڑتا ہے۔

سنہری موقعہ

جامعہ عثمانیہ کے شعبہ بنات (Girls Section) مدرسہ فاطمۃ الزہراء کی سہ منزلہ عمارت پر تعمیراتی کام شروع ہے جس میں تہہ خانہ کا وسیع ہال دو ہزار فٹ کورڈ ایریا پندرہ کمرے اور دو رہائشی مکانات شامل ہیں تعمیراتی مد میں آپ اپنی حلال آمدنی سے کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے صدقہ جاریہ کے طور پر حصہ لے سکتے ہیں۔ تعاون ریت، بجری، سریا، سیمنٹ، اینٹ، لکڑی، ماربل کوئی چیز خریدیں یا نقد رقم بھیج کر کسی چیز خریدنے کی ہدایت دے سکتے ہیں۔

محدود و فانی خوشیاں اور لذتیں

مفتی ذاکر حسن نعمانی

انسان کو اللہ تعالیٰ نے آخرت کی ہمیشہ باقی رہنے والی خوشیوں اور لذتوں کے لئے پیدا کیا۔ آخرت کی ان خوشیوں اور لذتوں کے احساس اور جاننے کے لئے دنیا میں ہر انسان کو اس طرح پیدا کیا ہے کہ وہ خوشی اور لذت محسوس کرتا ہے۔ اگر اس دنیا میں ان کا احساس نہ ہوتا تو ابد الآباد کی خوشیوں اور لذتوں کی طرف رغبت پیدا ہونی مشکل ہو جاتی۔ اور شوق آخرت ختم ہو جاتا۔ روٹی اور پلاؤ کی لذت معلوم ہے جبھی تو لوگ اس کو حاصل کرنے کی سر توڑ کوشش کرتے ہیں۔ جنسی لذت کے لئے نکاح یا زنا کرتے ہیں۔ اولاد کی خوشی حاصل کرنے کے لئے نکاح کرتے ہیں دنیا میں اللہ تعالیٰ نے ان عارضی خوشیوں اور لذتوں کو بطور نمونہ پیدا کیا ہے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ خوشی کیا چیز ہے اور لذت کیا چیز ہے۔ یہ وجدانی چیزیں ہیں ان کا احساس ہو سکتا ہے لیکن الفاظ میں ان وجدانیات کی تعریف ناممکن ہے۔ حیوان کو گھاس اور چارے کی لذت معلوم ہے تو چارہ کو دیکھ کر رسی توڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہری گھاس دیکھتا ہے تو خوب چرتا ہے۔ خوراک کی وہ اقسام جن کی ہمیں لذت معلوم نہیں اس کی طرف نہ رغبت ہے نہ شوق تو اللہ نے آخرت کی کامیابی کے حصول کی خاطر دنیا میں بطور نمونہ جو خوشیاں و لذتیں پیدا کیں بدقسمتی اور ناسمجھی سے اکثریت ان کو مقصود اور دریا سمجھ کر ان میں ایسی منہمک ہو گئی کہ آخرت کی دائمی لازوال اور روبہ ترقی خوشیوں کو بھول گئے۔ اس فانی دنیا کو سب کچھ سمجھنے لگ گئے۔ بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست۔

دیکھا دیکھی سب اس دنیا کے پیچھے پڑ گئے۔ ارشاد باری ہے۔ فخرج علی قومه فی زینته قال الذین یریدون الحیوة الدنیا یلیت لنا مثل ما اوتی قارون إنه لذو حظ عظیم۔ پھر نکلا (قارون) اپنی قوم کے سامنے اپنے ٹھاٹ سے کہنے لگے جو لوگ طالب تھے

دنیا کی زندگانی کے اے کاش ہم کو ملے جیسا کچھ ملا ہے قارون کو بے شک اس کی بڑی قسمت ہے (القصص)

علامہ شبیر احمد عثانی فرماتے ہیں یعنی لباس فاخرہ پہن کر بہت سے خدم و حشم کے ساتھ بڑی شان و شکوہ اور ٹیپ ٹاپ سے نکلا جسے دیکھ کر طالبین دنیا کی آنکھیں چندھیا گئیں- کہنے لگے کاش ہم بھی دنیا میں ایسی ترقی اور عروج حاصل کرتے جو اس کو حاصل ہوا بے شک یہ بڑا صاحب اقبال اور بڑی قسمت والا ہے (تفسیر عثانی)

آج بھی جب کوئی نرا دنیادار لباس فاخرہ پہن کر قیمتی گاڑی میں بیٹھ کر قیمتی اور شاندار کوٹھی سے نکلتا ہے تو بے شمار طالبین دنیا حسرت و افسوس کے ساتھ دل یا زبان سے کہتے ہیں کاش ایسی ٹھاٹ والی ہماری زندگی بھی ہوتی - سارے مزے یہی مالدار شخص کر گیا- لیکن ان غریب طالبین دنیا نے قارون اور اس بے دین مالدار کے انجام پر غور نہیں کیا- دنیاوی نعمتوں کا ملنا تو اللہ کی رضا کی علامت نہیں جب تک مالدار دیندار نہ ہو - پنجرے میں بند چوہے کو سرخ ٹماٹر کے ساتھ دیکھ کر چوہے کے انجام سے بے خبر انسان کہتا ہے- سارے مزے تو چوہا لے اڑا کتنی لذیذ خوراک کے گرد طواف بھی کر رہا ہے اور مزے لے لے کر اور ٹہل ٹہل کر کھا رہا ہے -بڑا خوش قسمت چوہا ہے - طالب دنیا نادان بن کر بدانجام چوہے کو خوش قسمت سمجھ رہا ہے لیکن جس شخص کو چوہے کا انجام معلوم ہو کہ اس پر گرم اور جوش مارتا ہوا پانی ڈالا جائے گا- لوہے کی گرم سلاخوں سے اس کے بدن کو داغا جائے گا- بڑے بڑے بلے اور بلیاں اس کے بدن کو نوچ نوچ کر کھا جائیں گی پھر کبھی بھی ایسے چوہے کو خوش قسمت نہیں سمجھے گا- جو کفار اور فساق و فجار آخرت کو بھول کر دنیاوی مزدوں میں بدمست اور منہمک ہیں اپنا انجام سوچ لیں- نادان نرے مالدار کو دیکھ کر کہتا ہے اللہ نے اس مالدار پر خوب فضل کیا ہے -نری مالداری بلا دینداری اللہ کا فضل نہیں استدراج اور غضب ہے- ارشاد باری ہے— لا یغرنك تقلب الذين كفروا فی البلاد متاع قليل ثم ماوهم جهنم و بئس المهاد — تجھ کو دھوکہ نہ دے چلنا پھر کافروں کا شہروں میں یہ فائدہ ہے

تھوڑا سا پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے -(آل عمران) علامہ شبیر احمد عثانی فرماتے ہیں - یعنی کفار جو ادھر ادھر تجارت وغیرہ کر کے دولت کماتے اور اکڑتے پھرتے ہیں مسلمان کو چاہیئے کہ ان سے دھوکہ نہ کھائے یہ محض چند روز کی بہار ہے اگر ایک شخص کو چار دن پلاؤ قورمے ، کھلانے کے بعد پھانسی یا حبس دوام کی سزا دی جائے تو وہ کیا خوش عیش ہوا- خوش عیش وہ ہے جو تھوڑی سی محنت تکلیف اٹھا کر ہمیشہ کے لئے اعلی درجے کی راحت و آسائش کا سامان مہیا کرے (تفسیر عثانی)

ان مالداروں کو اس آیت پر غور کرنا چاہیئے جو آخرت کو بھلا کر دولت کما کر پکڑ دھکڑ اور اکڑ کی زندگی بسر کر رہے ہیں

دنیاوی لذتوں اور خوشیوں کی حقیقت -اگر دنیاوی لذتوں اور خوشیوں میں غور سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا سب فانی ، محدود اور روبہ زوال ہیں -ان چھوٹی چھوٹی محدود اور فانی لذتوں اور خوشیوں نے آخرت سے غافل کر رکھا ہے

(ا) باپ کی محبت و خوشی -ایک محدود وقت تک باپ کی جدائی مشکل معلوم ہوتی ہے ہر وقت ابو ابو کہہ کر پکارتا ہے -باپ گھر سے نکلے تو انتظار ہوتا ہے کہ ابو کب آئیں گے ایک وقت آتا ہے جب شادی ہو جائے بچے پیدا ہو جائیں تو اس محبت میں کمی آجاتی ہے- پھر ابو یاد نہیں رہتے -باپ انتقال کر جائے تو صدمہ ہوتا ہے کچھ عرصہ بعد باپ اور اس کی محبت بھول جاتے ہیں- کبھی کبھار دعا میں یاد کر لیتے ہیں-

(۲) ماں کی محبت - دنیا میں ماں بہت بڑی نعمت ہے امام غزالی سے کسی نے پوچھا سب سے بڑی نعمت کونسی ہے فرمایا جس کا بدل نہ ہو - مثلاً ماں باپ وغیرہ ایک عرصہ تک ماں کی جدائی انتہائی شاق گزرتی ہے - ہر بات میں ماں کو پکارتا ہے لیکن جب بیوی بچے بیچ میں حائل ہو جائیں تو پیاری ماں کو پھر کبھی کبھی یاد کرتے ہیں کبھی خیال آتا ہے تو رسمی سے زیارت کر لیتے ہیں

Scanned with CamScanner

(۳) بہن بھائی - بھائیوں اور بہنوں کی آپس میں بڑی محبت ہوتی ہے ایک دوسرے کو ٹوٹ کر چاہتے ہیں آپس کی جدائی نا قابل بر داشت ہوتی ہے ہر چیز ایک دوسرے پر نچھاور کرتے ہیں جب شادیاں ہو جائیں تو محبتیں کم یا ختم ہو جاتی ہیں کئی کئی سال گزر جاتے ہیں ایک دوسرے کی ملاقات نصیب نہیں ہوتی - روئے زمین میں تلاش رزق کی خاطر ایک دوسرے سے کافی فاصلوں پر پھیل جاتے ہیں

(۴) رشتہ داریاں - آپس کے رشتے ایک نعمت ہے عصبیت اور جنبہ داری دین کے لئے بڑی ممد و معاون ہوتی ہے یہ محبتیں بھی کچھ عرصہ تک قائم رہتی ہیں جب یہ رشتہ دار دیگر خاندانوں کے ساتھ شادی بیاہ کے رشتے جوڑتے ہیں تو قدیم رشتوں میں دوریاں آجاتی ہیں قدیم رشتہ دار نئے رشتوں سے وابستہ ہو جاتے ہیں ایک وقت آتا ہے کہ پرائے ہو جاتے ہیں پرانے رشتے نہ یاد ہوتے ہیں نہ کوئی یاد کرتا ہے

(۵) میاں بیوی - تمام رشتوں میں یہ رشتہ قدرے پائیدار ہوتا ہے حالانکہ ابتداء میں دونوں ایک دوسرے سے اجنبی تھے ان کی پائیداری کی وجہ سے دونوں موت تک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے - خاوند بیوی کے لئے سب کو بھلا دیتا ہے اور بیوی خاوند کے لئے سب کو بھلا دیتی ہے اس طرح میاں بیوی اپنے ماں باپ، اور بہن بھائیوں سے الگ ہو جاتے ہیں ابتداء میں میاں بیوی کا جوڑا ہوتا ہے پھر بچے پیدا ہوتے ہیں ان کے ساتھ محبت ہوتی ہے بچوں کی شادیاں ہو جائیں تو الگ ہو جاتے ہیں میاں بیوی ایک بار پھر تنہا جوڑا بن جاتا ہے - میاں بیوی میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو دوسری شادی کر لیتے ہیں قدیم ساتھی کو بھول جاتے ہیں اگر دونوں کی عمر وفا کر لیں تو بڑھاپے میں جوانی والا جوش، جذبہ، خوشی اور ایک دوسرے کو چاہنا باقی نہیں رہتا - اگرچہ محبت قائم رہتی ہے -

اولاد کی خوشی - شادی کے بعد اولاد نہ ہو تو ایک غم ہوتا ہے کہ اولاد پیدا نہیں ہوئی اولاد پیدا ہو جائے تو ہزار غم ہوتے ہیں - جینے کا غم، تربیت کا غم، تعلیم کا غم، نوکری و کمائی کا غم، شادی کا غم، اولاد کے ساتھ ماں باپ کی انتہائی محبت ہوتی ہے ماں بچے کا پاخانہ صاف کرتی ہے پاخانہ لگے ہوئے کپڑوں کو دھوتی ہے بچے کی یہ تربیت اور صفائی ماں اپنی انتہائی محبت کی وجہ سے کرتی ہے یا پھر کوئی + اجرت لیکر کرتی ہے اگر ماں باپ کی اپنی اولاد کے ساتھ اس خاص عمر میں محبت نہ ہوتی تو ہرگز بچے کی تعلیم و تربیت نہ کرتے - حالانکہ ہر ماں باپ بچوں کی تعلیم و تربیت میں سر توڑ کوشش کرتے ہیں - حلال و حرام کا فرق نہیں کرتے - کہیں سے بھی کما کر لائیں لیکن بچوں کا خیال رکھیں گے - پھر ایک وقت آتا ہے کہ شادی کے بعد ماں باپ اور بچوں کے مابین دوریاں اور جدائیاں آجاتی ہیں - بعض اوقات باپ بچے کو عاق کر دیتا ہے حالانکہ یہی وہی پیارا بچہ ہے جو اس کی گود میں پیشاب اور پاخانہ کرتا اور باپ بجائے غصہ و نفرت کے اس کو چومتا اور محبت سے سینے سے لگاتا تھا شیر خوارگی کے زمانہ میں تو ماں کی راتوں کی نیند اڑ جاتی ہے بچہ روں روں اور چوں چوں کرتا ہے ماں سلاتی اور سہلاتی ہے - ان ناپائیدار خوشیوں کا یہ مطلب نہیں کہ شریعت کے عائد کردہ حقوق کی خلاف ورزی شروع کر دی جائے ان پر عمل لازمی ہے -

مکان کی خوشی - ہر آدمی کی خواہش ہوتی ہے کہ رہائش و آسائش کے لئے خوبصورت عالیشان کوٹھی ہو - ایک صاحب نے عالیشان خوبصورت کوٹھی بنائی لوگوں سے کہا اس میں عیب دکھلاؤ - کسی نے نہیں بتلایا - ایک درویش نے کہا مکان اور مکین دونوں میں عیب ہیں کاش مکان بھی ہمیشہ کے لئے ہوتا اور مکین کو بھی دوام نصیب ہوتا - لیکن مکان طبعی عمر پوری کر کے بوسیدہ اور ویران ہو جائے گا اور مکین بھی مرنے والا ہے - عمارت کبھی زلزلہ میں گر جاتی ہے کبھی اس میں دراڑ پڑ جاتی ہے - کبھی مرمت کی ضرورت ہوتی ہے کبھی کبھی رنگ روغن کی -

عہدہ کی خوشی - بڑے گریڈ کی نوکری مل گئی خوشیاں منا رہا ہے - دو چار آدمی سلام کر

Scanned with CamScanner

رہے ہیں ۔ کچھ آؤ بھگت ہے ریٹائر منٹ کی فکر لگی ہوئی ہے ۔ ریٹائر ہو گئے اب کیا ہوگا ملاقاتی کم ہو گئے ۔ عہدہ ختم ۔ سلام کرنے والے یکدم گھٹ گئے آؤ بھگت ختم ہو گئی ۔ کندھے سے سٹار اور بٹن سے یونیفارم الگ ہو گئی ۔ اب کوئی سلوٹ نہیں کرتا ۔ دیکھنے والے کو پتہ نہیں چلتا کوئی عہدہ دار ہے یا عام آدمی ، عہدہ اور اسٹیٹس ختم ہونے کے بعد انتہائی کوفت ہوتی ہے ایکس سروس مین بن جاتا ہے گھومتے پھرتے ہوئے بڑی تکلیف ہوتی ہے اس لئے کہ کروفر ختم ہو گئی ۔ کسی کو پتہ نہیں چلتا کہ کون ہے کون جارہا ہے کوئی گاڑی کو راستہ نہیں دے رہا ۔ دکاندار سیدھے منہ بات نہیں کررہا دوستوں میں کمی آگئی ۔ اگر نوکری اور عہدے کی کروفر نہ دیکھ چکا ہوتا تو اب اتنی کوفت نہ ہوتی ۔ کسی دفتر میں جاتا ہے تو کوئی کرسی سے نہیں اٹھتا ۔ بیٹھنے کو کہتا نہیں ۔

مال کی خوشی ۔ مال بظاہر خوشی ہے لیکن حقیقت میں بہت بڑا غم اور فتنہ ہے کبھی مال بڑھانے کی فکر کبھی موجودہ مال کے گھٹنے کا غم کبھی چوری کی فکر کبھی حفاظت کی فکر کبھی ڈاکہ نہ پڑ جائے ، کوئی بیٹا اغوانہ کرلے کوئی مال کی خاطر قتل نہ کردے ، راتوں کی نیند اڑ گئی ۔ خواب آور گولیاں کھارہا ہے ۔ ساتھ شوگر اور بلیڈ پریشر اور ذہنی ٹینشن الگ قناعت ہے نہیں مال گھٹا نہیں سکتا جو معیار اور اسٹیٹس قائم کیا ہے وہ ختم ہو جائے گا ۔ بچے اعلیٰ تعلیم کیسے حاصل کریں ۔ ایک تذبذب کا شکار ہے کبھی بھتے کا فون آرہا ہے کبھی گارڈ مقرر کررہا ہے پولیس کو بتاتا ہے تو ان کے وارے نیارے نہ بتائے تو مسلسل پریشانی

جوانی کی خوشی ۔ اپنی جوانی ، طاقت اور شباب پر ناز ہے خود کو دیکھ کر اپنی قوت پر ریجھ رہا ہے زمین پر اکڑ کر چلتا ۔ کبھی سینہ تان کے چلتا ہے ۔ راہ چلتے ہوئے دل میں کہتا ہے ہم چوں من دیگرے نیست ۔ آہستہ آہستہ جوانی ڈھلنا شروع ہو گئی ۔ طاقت اور شباب میں کمی آگئی ۔ قویٰ جواب دے گئے ۔ بینائی کمزور ہو گئی ۔ اونچا سنائی دیتا ہی عصا کے بغیر چل نہیں سکتا گاڑی میں بیٹھتا ہے تو موٹر کا دروازہ کوئی اور کھول کر بٹھاتا ہے کئی کئی گرام بلغم پھینک رہا ہے اپنے اور

بیگانوں پر آہستہ آہستہ بوجھ بن رہا ہے ارذل العمر میں داخل ہو گیا مزید یاد نہیں ہوتا جو یاد تھا بھول گیا دوبارہ بچہ بن گیا ۔ خود یہ اور جو اس کو دیکھ چکا ہے یقین نہیں کرتا کہ یہ بھی کبھی جوان تھا ۔ جوانی تو لوٹ کر آنا اب محال ۔ لفظ جوان اب زبان پر بھی نہیں لاسکتا کہ کم از کم یہ بتلائے کہ کبھی ہم بھی جوان تھے ۔

ارشاد باری ہے ومن نعمره ننكسه فى الخلق افلا يعقلون ۔ اور جس کو ہم بوڑھا کریں اوندھا کریں اس کی پیدائش میں پھر کیا ان کو سمجھ نہیں (لیس) علامہ شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں ایک تندرست اور مضبوط آدمی زیادہ بوڑھا ہو کر کسی طرح دیکھنے سننے اور چلنے پھرنے سے معذور کر دیا جاتا ہے گو بچپن میں جیسا کمزور و ناتواں اور دوسروں کے سہارے کا محتاج تھا ۔ بڑھاپے میں پھر اسی حالت کی طرف پلٹا دیا جاتا ہے (تفسیر عثمانی)

خوبصورتی ۔ یہ بھی ایک عارضی ، زوال پذیر اور جلد ختم ہونے والی خوشی اور نعمت ہے ۔ حسن بہت جلد ڈھل جاتا ہے ۔ ڈھلتی چھاؤں ہے ۔ زوال ہی اس کا حسن ہے خوبصورت لوگ راستوں میں بڑے ناز وادا کے ساتھ چلتے ہیں لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ آئینہ میں دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سماتے ۔ کسی سے سیدھے منہ بات نہیں کرتے ۔ دوسرے خوبصورت کو دیکھ کر حسد کرتے ہیں اور آج کل تو عورتیں مقابلہ حسن میں حصہ لیکر اول دوم آنے کی کوشش کرتی ہیں ۔ ماڈلنگ کا پیشہ اختیار کرتی ہیں فلم سکرین پر لوگ خوبصورت جوان اور عورت کا آنا پسند کرتے ہیں ۔ اخبارات میں یہ مرد اور عورتیں مختلف طریقوں سے تصویریں کھنچواتے ہیں ۔ اپنے اردگرد کیمروں کی روشنیاں دیکھ کر بے تاب ہو جاتے ہیں ۔ ان کے حسن کو میڈیا پر چار چاند لگتا ہے تو خوب غرور و تکبر میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ لیکن کچھ عرصہ بعد خوبصورت جوان انکل بن جاتا ہے اور عورت آنٹی بن جاتی ہے اپنی عمریں چھپاتے ہیں انکل اور آنٹی لفظ برا لگتا ہے خوبصورتی کو برقرار رکھنے کے لئے پلاسٹک سرجری کرواتے ہیں ۔ لیکن بالوں کی سفید اور بدن کی جھریاں ، چال اور گفتار

Scanned with CamScanner

وغیرہ نشانیوں سے پتہ چلتا ہے کہ جوانی اور رعنائی رخصت ہو گئی - پرستار کم ہو گئے - مانگ ختم ہو گئی - کیمروں کی چمک باقی نہ رہی - کوئی پوچھتا نہیں - بعض خوبصورت نوجوان تو بیوی سے محروم ہوتے ہیں اور خوبصورت عورت خاوند سے - خاندان ہے نہیں کوئی پرسان حال نہیں - عورت کا نہ خاوند ہے - نہ اولاد اور مرد کی نہ بیوی ہے نہ اولاد - بوڑھے بن کر اولڈ پیپل ہاؤس پہنچ گئے - کتوں اور بلیوں کے ساتھ دل لگی اور گفتگو کرتے ہیں - آخر کار رسوائے زمانہ ہو کر دنیا سے کس مپرسی کے عالم میں رخصت ہو جاتے ہیں -

جنسی لذت - اس لذت کی خاطر تو اب یورپ مکمل طور پر جنسی دنیا میں داخل ہو چکا ہے اور مسلم ممالک کا سفر بھی اس طرف جاری ہے فحش فلمیں اور گانے، ٹی وی پر نیم عریاں تصویریں، ویڈیو فلمیں، فحش رسالے، عشقیہ ناول اور رسالے گندی بے حیا اور عریاں تصویر، بھڑکیلا لباس وغیرہ سب زنا کے دروازے ہیں صرف اس عارضی لذت کے حصول کے لئے جنسی لذت کو تو اللہ نے صرف نسل انسانی کی بقا کے لئے پیدا کیا ہے - اس کا انتہائی ناجائز استعمال شروع ہو گیا ہے -

کھانے کی لذت - خوراک کی لذت اس وقت تک ہوتی جب تک آدمی کھانا کھا رہا ہو - اچھی خوراک کی اچھی لذت ہے اور اچھی نہ ہو تو کھانا کم لذیذ ہوگا - جب تک نوالہ منہ میں ہوتا ہے لذت محسوس ہو سکتی ہے حلق سے نیچے اتر جائے تو پھر لذت محسوس نہیں ہوتی - کھانا کھا چکنے کے بعد لذت باقی نہیں رہتی خواہ اچھا کھایا ہے یا کھانا لذیذ نہ تھا - کھانے کے بعد دونوں آدمی ایک طرح کا احساس رکھتے ہیں ایسا نہیں کہ جس نے اچھی خوراک کھائی وہ مسلسل لذت محسوس کر رہا ہے اور دوسرا مسلسل اذیت - بلکہ دونوں برابر ہیں - نتیجہ بھی دونوں کا ایک جیسا بلکہ جس نے زیادہ مرغن اور لذیذ کھانے کھائے ہوں اس کا فضلہ زیادہ بدبودار ہوتا ہے اور جس نے سادہ غذا کھائی ہو اس کا فضلہ کم بدبودار ہوتا ہے - اس مختصری لذت کی خاطر حلال و حرام کی تمیز ختم ہو گئی ہے -

اچھا بستر - گرم نرم بستر اس وقت تک محسوس ہوگا جب تک آدمی سو نہ لے - سو جانے کے بعد بستر کے گرم نرم کا پتہ نہیں چلتا کہ نرم گدے میں سو رہا ہوں یا ننگے فرش پر پتہ نہیں چلتا کہ سر کے نیچے اینٹ رکھی ہے یا مزیدار نرم تکیہ بستر اچھا ہو یا برا اصل شئ نیند ہے اچھے بستروں والے خواب آور گولیاں کھاتے ہیں اور بغیر پلنگ اور بستر والوں کو نیند ستاتی ہے اچھے بستروں کے مالک نیند کو پکارتے ہیں - لیکن نیند اور آرام قریب نہیں بھٹکتی - جب غریب اور بے بستر و پلنگ ہر جگہ خوب پاؤں پسار کر سو جاتا ہے تو اچھا بستر اس وقت تک اچھا ہے جب تک نیند نہ آئی ہو - نیند کے بعد اچھے اور برے بستر کی تمیز ختم ہو جاتی ہے

لباس - الناس باللباس - لباس ایک بڑی اعلی نعمت ہے رذیل اور شریف آدمی کا لباس سے پتہ چلتا ہے نفیس اور غلیظ طبیعت بھی لباس سے معلوم ہوتی ہے اچھا لباس پہن لیا - دوسرے دن میلا ہوگا - تیسرے دن پہن کر نکلو تو لوگ ہنسیں گے کہ صاف ستھرا کپڑا نہیں پہنا - اس کے لئے ہر وقت جوڑے بدلنے پڑتے ہیں - کبھی دھلائی ہو رہی ہے کبھی استری کبھی واسکٹ بن رہی ہے کبھی کوٹ کبھی بنیان خرید رہا ہے کبھی اوور کوٹ اور شیروانی، گھر آیا تو سارا ...وں اتار دیا - تاکہ بدن ہلکا رہے - سوتے وقت لباس بدل دیا - ہلکا لباس پہنا مسلسل اچھے اور صاف کپڑے نہیں پہن سکتا - سردی لگی تو کپڑے زیادہ کر دئے گرمی لگی تو کپڑے کم اور ہلکے ہو گئے - ایک حالت پر رہ نہیں سکتا - کبھی کپڑے کا رنگ پسند نہیں آرہا - کبھی سلائی اچھی نہیں لگتی کبھی ڈیزائن بدل رہے ہیں - عورتیں اس مرض میں بہت مبتلا ہیں - لباس کی میچنگ الگ بلا ہے -

میک اپ اور صفائی - صفائی اچھی چیز ہے میک اپ اور صفائی سے خوشی ہوتی ہے - لیکن بہت جلد اثر ختم ہو جاتا ہے - ایک دن مسواک یا ٹوتھ پیسٹ نہ کرو تو دانت زرد ہو جائیں گے منہ سے بدبو آنا شروع ہو جائے گی - غسل نہ کرو تو بدن پر میل جم جائے گا - بدن میں جوئیں پڑ جائیں گی - ڈاڑھی کی حفاظت نہ ہو - مونچھیں نہ کترے تو جنگلی حیوان لگتا ہے

Scanned with CamScanner

-اسلام نے نظام صفائی پر بڑا زور دیا ہے لوگوں نے وہ اسلام نظامی صفائی چھوڑ دیا میک اپ کے پیچھے پڑ گئے -بال ڈرائی کئے اب سنت کے مطابق وضو میں مسح نہیں کرتے -بالوں کی کنگی ختم اور بال خراب ہو جائیں گے -عورتیں میک اپ کی وجہ سے وضو اور نماز کو خیرباد کر دیتی ہیں -کیونکہ ایک میک اپ پر کافی خرچہ ہوا ہے اور وضو کے ساتھ سارا میک اپ دھل جاتا ہے -جابجا بیوٹی پارلر نکل آئے - تھوڑی دیر کے لئے خوبصورت نظر آنے کے لئے ہزاروں روپیہ ضائع کر رہے ہیں کوئی خوبصورت کہے یا نہ کہے لیکن میک اپ ضرور کریں گے -بد صورت عورت بھی تھوڑی دیر کے لئے خوبصورت بن جاتی ہے اوپر سے بارش کی چند بوندیں پڑیں تو چڑیل نظر آتی ہے پھر اپنا خاوند بھی اس کو نہیں پہچانتا -اگر پہچان لے تو اس کو گھن آتی ہے-

عزت -دوسروں کی نظر میں معزز ہونا -اس کا مدار دوسروں کے خیال پر ہوتا ہے -اس کا حاصل جاہ ہے لوگ اس کے حصول کو بڑی کامیابی سمجھتے ہیں - حضرت عمرؓ کا قول ہے دنیاوی عزت مال سے ہے اور اخروی عزت اعمال سے ہے -لوگ اس عزت کے حصول کے لئے سر توڑ کوشش کے ساتھ دن رات ایک کر دیتے ہیں آج لوگوں کی نظر میں معزز نظر آیا تو نوٹوں کا ہار پہنا دیا- کل لوگوں کی نظروں سے گر گیا تو جوتوں کا ہار پہنا دیا- کل تک لوگ اس پر نچھاور ہو رہے تھے آج گندے انڈوں سے استقبال کر رہے ہیں مزے کی بات یہ ہے یہ عزت اپنے قبضہ میں نہیں ورنہ ہمیشہ معزز بن کر رہتے - دوسروں کے خیال پر مبنی خیالی عارضی اور سریع الزوال عزت پر مر مٹ رہے ہیں-

مستقبل کی خوشی -بہت سے لوگ مستقبل کی موہوم خوشیوں کی آس لگا کر وقت گزارتے ہیں انشاء اللہ ایسا کروں گا- پھر ایسا ہو گا- پھر کام بن جائے گا- گاڑی فی الحال نہیں لیکن دروازہ بڑا رکھا گیراج بنا دیا- مستقبل کی خوشیوں کی تیاریاں جاری رہتی ہیں -اچانک موت آ لیتی ہے -تمام حسرتوں اور امیدوں کے ساتھ منوں مٹی کے نیچے دب جاتا ہے -ذرا غور کریں زمین میں بڑے بڑے جابر بادشاہ دفن ہیں- ہر قسم کا جاہ و جلال و کمال والے دفن ہیں -دنیا کے مالدار ترین اور خوبصورت ترین لوگ پڑے ہوئے ہیں -سب اپنی امیدوں اور ارمانوں کے ساتھ مدفون ہیں- یہاں امیدیں پوری نہیں ہوتیں

ہزاروں خواہشیں ایسیں کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت ارمان نکلے لیکن پھر بھی کم نکلے

زندگی کی خوشی -انسان زندہ رہتے ہوئے خوش ہوتا ہے موت کے لئے کبھی بھی تیار نہیں ہوتا -حالانکہ ہر انسان اپنے ہاتھ سے مردوں کو دفن کر رہا ہے -ایک دوسرے کا غم دیکھتے رہتے ہیں -اور یقین بھی ہے کہ ایک دن ضرور جانا ہے -پھر بھی زندگی میں ہر قسم کی خوشیاں مناتا ہے اور دنیا میں آخرت کی طرح ابدی خوشیوں کا سامان جمع کرتا ہے -حالانکہ حدیث کا مفہوم ہے کہ موت کو یاد کیا کرو یہ لذات زندگی کو کم کرنے والی ہے -زندگی کی یہی خوشی بادل ناخواستہ موت کے غم میں بدل جاتی ہے -انسان سوچتا ہے ابھی زندہ رہوں گا -زندہ رہتے ہوئے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ان میں خوب تر کی تلاش ہوتی ہے لیکن وقت کے گزرنے کے ساتھ زندگی کی ان لذت والی چیزوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا- جب بوڑھا ہو جائے لذیذ کھانے چھوٹ جاتے ہیں- گوشت ہضم نہیں ہوتا -زیادہ خوراک نہیں کھا سکتا- تفریح کے لئے نہیں جا سکتا دوسروں کے سہارے چلتا ہے غرض زندگی کے ہر ٹیسٹ سے محروم ہو جاتا ہے ماضی کی طرف مڑ کر دیکھتا ہے تو سوچتا ہے کہ کبھی کچھ عیش کیا ہی نہیں کوئی خوشی دیکھی ہی نہیں ماضی کی خوشیاں ھباءً منثوراً ہو جاتی ہیں -بالآخر موت کا نوالہ بن جاتا ہے -جس پر تمام مذکورہ فانی اور عارضی خوشیوں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں خوش قسمت اور عقل مند انسان وہ ہے جو ان عارضی فانی اور محدود خوشیوں سے شریعت کے دائرہ میں مستفید ہو کر آخرت کی ابدی اور لازوال لذات اور خوشیاں حاصل کرلے مسلمان کو چاہئیے کہ آخرت کی ابدی خوشیوں کو سامنے رکھ کر زندگی بسر کرے- دنیا کی عارضی خوشیوں میں کھو کر آخرت کو بھولنا عقل مند کا کام نہیں شریعت کے نزدیک ایسا انسان بے وقوف ہے-

دار الافتاء

مفتی غلام الرحمٰن

ضرورت کی تکمیل کے لئے کسی بہتر راہ کی تلاش

سوال - کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں
کہ زید کاروبار چلانے کے لئے رقم مانگتا ہے اور بکر کو کہتا ہے کہ بازار سے کوئی چیز مثلاً ایک گاڑی نقد رقم کے عوض خرید کر میرے ہاتھ قرض فروخت کر دیں - ظاہر ہے کہ قرض کی رقم نقد سے یقیناً زیادہ ہو گی اس لئے بکر بازار سے جو گاڑی چار لاکھ روپے پر خرید کر زید پر ادھار کی وجہ سے پانچ لاکھ روپے پر فروخت کرتا ہے زید وہی گاڑی مارکیٹ میں فروخت کر کے چار لاکھ روپے لیکر کاروبار شروع کرتا ہے لیکن بکر کو اس سے پانچ لاکھ روپے دینے پڑیں گے کیا بکر کا یہ معاملہ شریعت کی رو سے جائز ہے یا نہیں ؟ بلکہ اس میں کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ بکر مارکیٹ میں جا کر زید کی فروخت کی ہوئی گاڑی سستی قیمت پر دوبارہ خرید تا ہے تو درمیان میں ثالث آنے کیوجہ سے گاڑی کم قیمت مثلاً اسی چار لاکھ روپے پر دوبارہ بکر کے پاس آتی ہے جبکہ زید سے اس کو پانچ لاکھ روپے وصول کرنے ہوں گے - بینوا توجروا

المستفتی دلاور شاہ ٹل

الجواب و بااللہ التوفیق
اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی مسلمان کی ضرورت کو پورا کرنا بڑی نیکی ہے یہی تو مسلمان کا گرانقدر سرمایہ ہے کہ وہ بغیر کسی دنیوی مفادات کے محض اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے کسی مجبور مسلمان کی مدد کرے - اگر رقم کی ضرورت پڑے تو اس سے بلا عوض تعاون کرے ورنہ قرض حسنہ کے طور پر تعاون کر کے اس کی مجبوری میں اسے سہارا دے سکے یہ بھی دانشمندی ہے کہ ایک انسان کسی مجبوری کی حالت میں رخصت سے کام لینے کی بجائے حرام سے بچنے کے لئے کوئی قابل عمل صورت تلاش کرے فقہاء کی عبارات

۱۸۸سم

سے معلوم ہوتا ہے کہ حرام ذرائع اختیار کرنے کی بجائے حلال ذرائع کی کوشش کرنا زیادہ بہتر ہے اور اگر دو بڑی مصیبتوں میں انسان پھنس جائے تو ادنیٰ مصیبت کو ترجیح دینا زیادہ عقلمندی ہے اس لئے صورت مسئولہ میں اگر ایک شخص جان بچانے کی کوشش کرے اور اس قسم کے معاملات سے جان بچائے تو بہتر ہے ورنہ ویسے اس کی جواز کی گنجائش ہے اور اس قسم کے معاملات پر حرام کا حکم لگانا صحیح نہیں -

مطلقاً اس شخص کسی کو قرض رقم دینے کے لئے تیار نہیں ہوتا ہے اس میں بجو نہ بجو کبھی ایک صاحب ضرورت مانگتا ہے تو اس کی چند صورتیں ہیں -

نمبر 1 - اگر یہ شخص اس مجبور شخص کو مثلاً چار لاکھ روپے دیتا ہے اور اس سے مخصوص مدت کے بعد واپسی پر فی صدی یا مطلقاً زیادتی کا مطالبہ کرتا ہے کہ مثلاً پانچ مہینے بعد اب مجھے پانچ لاکھ روپے دیدیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ چار لاکھ قرض کے بدلہ پانچ لاکھ روپے میں وصول کرنا سود ہے جو ناجائز ہے -

نمبر 2 - دوسری صورت یہ ہے کہ یہ مالک مجبور شخص پر رقم کی بجائے ایک چیز اصل قیمت سے زیادتی پر فروخت کرتا ہے - مثلاً چار لاکھ روپے کی گاڑی مالک اس شخص پر پانچ لاکھ روپے ادھار پر فروخت کرتا ہے اور پھر وہی (بائع) مالک مشتری سے بغیر کسی رقم کی وصولی کے دوبارہ نقد قیمت کے عوض مثلاً (چار لاکھ روپے) پر دوبارہ واپس خرید لیتا ہے یوں مجبور شخص کو چار لاکھ روپے حوالہ کر کے اپنا کام چلاتا ہے لیکن آئندہ کے لئے مالک اپنی گاڑی کی وہی پانچ لاکھ رقم وصول کرتا ہے - شوافع کے نزدیک اگرچہ دوسری بیع کے قبضے تام ہونے کی بناء پر سابقہ عقد سے اجنبیت کی بناء پر جواز کی گنجائش ہے لیکن احناف کے نزدیک یہ صورت ناجائز ہے - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے زید بن ثابت کے ہاتھ ایک غلام آٹھ سو روپے ادھار پر فروخت کیا اور پھر چھ سو روپے نقد پر دوبارہ خرید چکی ہوں - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ زید کو میری طرف ... اللہ تعالیٰ کے رسول کے ساتھ اپنا کیا ہوا

جہاد ضائع کیا اگر توبہ نہ کی اور اس عورت سے کہنے لگی کہ تم نے بہت بری چیز خریدی ہے (فتح القدر ج ٦/ص ٧٠)

معلوم ہوا کہ رقم وصول کرنے سے قبل اپنی فروخت کی ہوئی چیز کو کم قیمت پر دوبارہ لینا جائز نہیں-

نمبر -3 تیسری صورت یہ ہے کہ ادھار کے بجائے ہر معاملہ نقد کا ہو یعنی ایک شخص پانچ لاکھ پر گاڑی فروخت کر کے رقم وصول کرے اور پھر بائع دوبارہ کسی عذر کی وجہ سے یہ گاڑی کم قیمت یا کسی دوسری چیز کے عوض جس کی قیمت کم ہو- پر واپس خریدے تو یہ صورت بھی جائز ہے- علامہ ابن الہمام فرماتے ہیں

وقيد بقوله قبل نقد الثمن لان ما بعده يجوز بالاجماع باقل من الثمن وكذا لوباعه بعرض قيمته اقل من الثمن (فتح القدر ج ٦ /ص ٦٩)

ترجمہ- مصنف نے رقم کی ادائیگی سے پہلے کی شرط لگائی کیونکہ اگر رقم کی ادائیگی کے بعد بیچی ہوئی قیمت سے کم پر خریدے یا کسی ایسی چیز سے خریدے جس کی قیمت فروخت کی ہوئی قیمت سے کم ہو تو یہ بالاتفاق جائز ہے-

نمبر 4- چوتھی صورت یہ ہے کہ مالک مجبور شخص کو رقم دینے کی بجائے کوئی چیز بھاری قیمت پر ادھار فروخت کرے اور مجبور شخص یہی چیز لیکر مارکیٹ میں نقد رقم یعنی کم قیمت پر فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کرے-

نمبر 5- پانچویں صورت اس سے بھی زیادہ پیچیدہ ہے کہ مجبور شخص یہ چیز جب بازار میں نقد کم قیمت پر فروخت کرے تو مالک جا کر اس تیسرے شخص سے یہ چیز کم قیمت دیکر دوبارہ خریدے- یوں درمیان میں تیسرا آدمی آنے سے مالک کے پاس اس کی چیز واپس آجاتی ہے- اور کل مقررہ مدت میں مجبور شخص سے زیادہ رقم کی وصولی کا حق حاصل ہو تا ہے- ہمارے بعض فقہاء نے یہ آخری دونوں صورتیں ﴿بیع عینہ﴾ کے نام سے لکھی ہیں- چنانچہ علامہ ابن عابدین ... (شامی) ... بعضہم ... بیع عینہ

... دے رہے ہیں-

اس قسم کے عقد کے بارے میں امام محمد رحمہ اللہ ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہیں کہ اس سے معاشرہ میں احسان اور ہمدردی کا دروازہ بند ہو کر سود خوری کے لئے ایک دروازہ کھلتا ہے اور یہ در حقیقت سود کے عادی لوگوں کا خود ساختہ صلہ ہے-- جس سے سود سے بچنے کا عنوان دیکر غرباء کے اموال ہڑپ کرنے کا مذموم ذریعہ ہے لیکن امام ابو یوسف رحمہ اللہ اس کے جواز کے قائل ہیں چنانچہ ابن عابدین فرماتے ہیں-

وعند ابی یوسف العینه جائزة ماجور من عمل بها -------- وقال محمد هذا البیع فی قلبی کا مثال الجبال ذمیم اخترعه اكلة الرباء وقال علیه الصلوة والسلام

اذا تبایعتم باالعین واتبعتم اذناب البقر ذللتم وظهر علیکم عدوکم قال فی الفتح ولا کرامة فیه الاخلاف الاولی کمافیه من الاعراض عن مبره القرض (شامی ج ٤ / ٢٧٤)

ترجمہ- امام ابو یوسفؒ سے مروی ہے کہ بیع العینہ جائز ہے اور اگر کسی نے اس میں کسی مسلمان کی ہمدردی کا کچھ نہ کچھ ارادہ کیا اس کا ثواب ملے گا- جبکہ امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ یہ میرے دل پر پہاڑ سے بھاری ہے سود خوری کی ایک مذموم کوشش ہے- حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تم کوئی چیز فروخت کر کے ایسی شرائط لگاؤ گے تو تم ذلیل ہو کر دشمن تم پر غالب ہو گا- ابن ھمام فرماتے ہیں کہ کراہت کی حقیقت یہی ہے کہ یہ ایک ایسا ناپسندیدہ معاملہ ہے جو قرض دینے کی نیکی سے حرمان کا ذریعہ ہے- اس لئے ہمارے خیال میں اس قسم کے معاملات اگر سود سے جان بچانے کے لئے ہوں تو پھر جواز کی گنجائش ہے تاہم نیکی کا میدان وسیع ہے- قرض کے علاوہ مجبور سے تعاون کرنا بھی بہترین صورت ہے-

Scanned with CamScanner

کھیت جاکر زمیندار سے سبزی خریدنا

سوال۔ بعض دفعہ لوگ کاشت کار سے اس کے کھیت میں سبزی وغیرہ کا سودا کرتے ہیں مو... اس میں سادہ لوح کاشت کار کاروباری شخص کی عیاری اور چالاکی کا شکار ہو کر دھوکہ کھاتا ہے منڈی کے بھاؤ سے نابلد ہو کر کاشتکار خسارہ اٹھاتا ہے ایسے عقد میں کاشت کار کو نقصان بعد میں معلوم ہو جائے تو اس کے لئے معاہدہ کی پابندی ضروری ہے۔ یا نہیں ؟

بینوا توجروا

اختر رسول چارسدہ

الجواب و باالله التوفيق

کسی کو دھوکہ دینا مسلمان کا شیوہ نہیں وہ لوگ جو منڈی کے بھاؤ سے بے خبر ہوں ان کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر ان سے کم قیمت سے ان سے چیزیں یا اجناس خریدنا دھوکہ کے مترادف ہے حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی کسی قافلہ کے لئے شہر سے باہر نکل کر ان کو دھوکہ دیکر خریداری کرے اوریا شہر کا چالاک کاروباری دیہاتی کی سادہ لوحی سے فائدہ اٹھا کر اس کو دھوکہ دے۔ فقہاء کرام لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی رو سے یہ قدم اٹھانا یقیناً معصیت ہو کر مکروہ تحریمی ہے ۔ تاہم جہاں کہیں دھوکہ کا ارادہ نہ ہو اور نہ کسی کی تکلیف کا ذریعہ ہو تو کھیت جاکر سودا کرنا یا قافلہ کا استقبال کرنا جائز ہے علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں۔

وعندنا محل النهى اذا كان يضرباهل البلد أولبس أما اذالم يضر ولم يلبس فلا بأس (فتح القدير ج ٦ / ١٠٧)

ترجمہ ۔ ہمارے نزدیک حدیث میں ممانعت کی صورت یہ ہے کہ اگر ایسا کرتا ہے شہر والوں کی تکلیف کا ذریعہ ہو اوریا نرخ خلط کرنے کا ذریعہ ہے ورنہ کوئی حرج نہیں۔

کھیت میں جاکر صرف کاشت کار کی سادہ لوحی سے فائدہ اٹھانا نہیں بلکہ اس میں اجتماعی

...دات کو نقصان پہنچانا بھی ہے کیونکہ کاشت کار جب اپنا غلہ یا سبزی منڈی میں لاکر ...وخت کے لئے پیش کرے تو عام آدمی کو خریدنے کا کھلا موقعہ ملتا ہے جس میں ایک شخص ...زانی سے سستی قیمت پر سودا خرید سکتا ہے اگر چند آدمیوں کو منڈی پر اجارہ داری کا موقعہ ...یا جائے تو اس سے عام لوگوں کو تکلیف ہوگی عوام کو مخصوص طبقہ کی من مانیوں کے ...امنے سر تسلیم خم کرنا ہوگا۔

...بکہ کھلی مارکیٹ میں کسی کو من مانی کرنے کا موقعہ نہیں ملتا اس لئے شریعت میں یہ ناجائز ...رار دیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود کاشتکار کو معاہدہ کی خلاف ورزی کا اختیار حاصل نہیں ...یونکہ کاروباری شخص کی یہ حرکت اچھی نہیں تھی لیکن جہاں کہیں باقاعدہ ایجاب و قبول ...ے بیع ہو تو بیع منعقد ہو کر آمدنی حلال ہو گی فقہ حنفی کے ترجمان علی بن ابی بکر المرغیانی (م ...۵۹۳ھ) فرماتے ہیں

...کل ذلك يكره لما ذكرنا ولا يفسد به البيع لان الفساد فى معنى خارج زائد ...فى صلب العقد ولا فى شرائط الصحة (ہداية ج ٣ / ٤٥)

...جمہ ۔ یہ تمام غیر پسندیدہ معاملات ہیں لیکن اس سے بیع فاسد نہیں ہوتا کیونکہ یہ خرابی ...مرے خارج ہے خود عقد یا اس کی شرائط میں کوئی خرابی نہیں پائی جاتی۔

حقیقی قدر و منزلت

علم دین کا حصول

جناب ڈاکٹر عبدالغفار صاحب علوم نبوی پر گہری دسترس کے علاوہ جدید علوم پر گہری نظر رکھتے ہیں امریکہ میں ایک بڑے اسلامک سنٹر کے ڈائریکٹر ہیں بحمد اللہ بڑی خوبیوں کے مالک ہیں دیار غیر میں قال اللہ اور قال الرسول کو اپنا ہدف قرار دے چکے ہیں گزشتہ دنوں جامعہ عثمانیہ کے دورہ کے موقعہ پر طلباء سے آپ کا خطاب - سپر دالعصر ہے-(ادارہ)

حمد وثنا کے بعد معزز مہمان نے فرمایا﴾ قابل صد احترام حضرت مفتی صاحب، علماء کرام، معزز بھائیو اور دوستو !﴿

سب سے پہلے اپنے دیرینہ دوست حضرت مفتی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے میرے اس سفر میں ایک عظیم دینی ادارے جامعہ عثمانیہ کا معائنہ کرایا جس کے بارے میں ایک سال سے اپنے بزرگ قاضی کلیم الرحمٰن صاحب اور معزز دوست ڈاکٹر محمد عمر صاحب سے برابر کچھ زبانی معلومات ملتی رہیں لیکن وہ محض تصورات کی دنیا تھی الحمد للہ آج اس دورہ میں اس عظیم دینی ادارہ کے سارے پروگرام اور نظام کے عینی مشاہدہ کے ساتھ ساتھ چراٹ روڈ پبی میں واقعہ زیر تعمیر تعلیمی منصوبے کے دیکھنے کا موقع ملا جو آپ کے ایک درخشان مستقبل کے ضامن ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اس عظیم ادارے کی خدمات صرف پشاور، صوبہ سرحد یا پاکستان کے لیول (سطح) تک محدود نہیں رہیں گی بلکہ امید ہے کہ آپ حضرات انشاء اللہ عنقریب اللہ کے دین کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچا کر فرائض ذمہ میں کامیاب وکامران ہوں گے۔

فنانشلی مالی یعنی وسائل واسباب کے لحاظ سے یہاں کے حالات کا بھی مجھے علم ہوا کہ ان کی کمی

پائی جاتی ہے - ان جیسے اداروں میں ہمارے بھی کچھ دن گزرے ہیں کہ مالی حالات یعنی وسائل واسباب بہت کم مقدار میں مہیا ہوتے ہیں- لیکن اس کے باوجود جو کام یہاں ہم نے دیکھا اس سے بڑی خوشی ہوئی کیونکہ ہم نے بہت سے دینی ادارے دیکھے ہیں اور یونیورسٹی کالجز کا بھی تجربہ ہوا ہے اندرون وبیرون ملک ادارے دیکھنے کا بھی موقع ملا- لیکن اگر اس جگہ پر واقع اس ادارے کو یونیورسٹی اور کالجز کے ساتھ کمپئیر (موازنہ..... کریں گے تو ممکن ہے کہ ظاہری اعتبار سے کوئی نو وارد اس سے متاثر نہیں ہوگا اور کالج یونیورسٹی کو پریفرنس (ترجیح) دے گا کہ ان کی بڑی بڑی بلڈنگیں ہوں گی اچھی خاصی سہولیات ہوں گی لیکن جو آکر یہاں مختلف کلاسز اور درجات کی ترتیب اور ڈسپلن جس طرح میں نے دیکھا تو اس سے یہاں کی محنت اور اعلی تعلیم معیار کا صحیح اندازہ ہوا- اور مجھے تو امید ہے بلکہ یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اللہ تعالی آپ کی ان کوششوں اور قربانیوں کو قبول فرما کر آپ کے لئے عالمی سطح پر بہترین مواقع فراہم کرے گا

لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ علم دین جو کہ انبیاء کرام علیھم السلام کی وراثت ہے ہمارے اکابر کی انتھک محنتوں اور لازوال قربانیوں کی وساطت سے ہمیں ملا ہے - اس کی حفاظت کرنا اب ہماری اور آپ کی ذمہ داری ہے - (معزز مہمان نے بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا) کہ وہاں پبی میں بھی دعا کے لئے حاضری کے وقت وہاں کے طلبہ سے بھی اسی طرح گفتگو ہوئی- کہ علم دین اللہ تعالی کی عظیم نعمت ہے - رب کریم جس کے ساتھ خیر اور بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے علم دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں قرآن مجید کی آیت کریمہ -

یوتی الحکمۃ من یشاء ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً ٥

خیر کثیر اور حکمت سے مراد علم دین ہی ہے اور یاد رہے کہ یہ ہر کسی کے لئے خیر کثیر نہیں ہے بلکہ جن میں طلب ہو، کوشش اور اس طرف میلان ہو - تو اللہ تعالی انہی کے لئے راستے کھول دیتے ہیں - اسباب مہیا فرما کر اللہ تعالی دین کے عالمی خدمت کے لئے مواقع عطا فرماتے ہیں [illegible] علوم بھی ہیں جس کے مختلف شعبے ہیں جن میں

بعض شعبے خاصے اچھے بھی ہیں - مگر علم دین ہی وہ چیز ہے جس کو اللہ تعالی نے خیر کثیر سے موسوم اور موصوف فرمایا - اور حدیث پاک کے مطابق جس لائن پر آپ کام کر رہے ہیں جس میں آپ کے دن رات، آپ کے اوقات اور لمحات گزر رہے ہیں یہی لائن انفع اور بہترین ہے جیسا کہ ارشاد نبویؐ ہے ﴿خیرکم من تعلم القرآن و علمه﴾ کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم کا علم حاصل کرے - پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے - میرے طالب علم بھائیو حصول تعلیم کا ایک خاص وقت ہوتا ہے اس کے بعد یہاں سے دین کی خدمت لیکر میدان میں اترنا ہوگا تو یہ سلسلہ الحمد للہ آپ کا آخری اور فائنل سٹیج ہے - کیا پتہ ہے آپ میں سے کون مفتی محمودؒ بن کر نکلے گا کون قاسم نانوتویؒ کون شیخ الہند محمود حسنؒ اور کون شیخ العرب والعجم سید حسین احمد مدنی ابھر کر میدان کارزار میں کود پڑے گا - ماحول اور معیار تعلیم کو دیکھ ہم اس کی قطعی تعین تو نہیں کر سکتے لیکن امید ہے کہ آنے والا وقت انشاء اللہ اس حقیقت کو ہم پر کھول دے گا -

اللہ تعالی ہم سے دین کا کام لے لیں کیونکہ دین کا کام ہی ہماری دنیوی اور اخروی کامیابی کا باعث ہے - رب کریم کی طرف سے دین ہی وہ نعمت ہے کہ جس نے اسے اپنے سینے سے لگایا اللہ تعالی نے اس کو دنیا میں بھی عزت دی لوگوں کے اذھان کو ان کی طرف مائل کر دیا - عوام الناس کے قلوب میں اہل علم کے لئے عقیدت و محبت کے جذبات پیدا فرمائے - ہزاروں سال بیت گئے اور اسی طرح بیت جائیں گے لیکن آج تک ان کا تذکرہ کرتے وقت اللہ تعالی مومنین کے قلوب اور زبانیں ان پر ادعیہ رحمت بیجھنے کے لئے مسخر کر دیتے ہیں - اگرچہ ان کے ساتھ ذاتی لحاظ سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی - ان سے ڈائریکٹ (بلاواسطہ) کوئی فائدہ بھی نہیں پہنچا لیکن یہ عزت اور عظمت اللہ تعالی نے ان کو اس لئے عطا فرمائی کہ انہوں نے دنیا سے ہٹ کر دین کو مقصد زندگی بنایا - اپنے اوقات، اپنی طاقت اور استطاعت کو، اپنے وسائل کو جو کچھ بھی میسر تھے سارے کے سارے دین کے لئے وقف کر دیتے تھے - حقیقی عزت اور عظمت اگر دنیا میں ہوئی تو دنیا والے تو بہت سے گزرے ہیں ان

کے پاس بہت کچھ تھا لیکن آج ان کا نام تک کسی کو معلوم نہیں - نام معلوم بھی ہو تو دلوں میں ان کے لئے عقیدت و محبت کے جذبات موجود نہیں معلوم ہوا کہ حقیقی عزت دین ہی میں ہے جس کے لئے انہی اکابر کے نقش قدم پر چلنا ہوگا ہمت اور حوصلے بلند رکھنے ہوں گے - جس طرح فرماتے ہیں -

همت بلند داں که نزد خدا و خلق
باشد بقدر همت تو اعتبار تو
یا که همت بلند داں که مرد آں روزگار
یا که همت بلند داں که بجائے رسیده اند

لہذا کوشش کریں اور اس کے ساتھ اپنی اس دینی خدمت کے جذبے کے لئے دائرہ کار کو محدود نہ رکھیں - عالمی سطح پر کام کرنے اور میراث انبیاء کو منتقل کرنے کے لئے تیار رہیں آج کی دنیا وہ دنیا نہیں دور سے دور ممالک بھی آپ کے بالکل قریب ہیں - اپنے کمرے اور گھر میں بیٹھے ہوئے بھی آپ اپنی آواز، افکار اور خیالات کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے پر قادر ہیں - آج وسائل سفر بھی نہایت آسانی سے مہیا ہیں - دنیا جدید ٹیکنالوجی کے لحاظ سے مربوط ہے - لہذا اللہ تعالی سے استقامت کی دعائیں مانگتے رہیں اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالی کے دین کی خدمت کے لئے کوشاں رہیں - اللہ عزوجل کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں بلکہ کمی تو ہماری طرف سے ہوئی ہے اخلاص میں ہو یا محنت میں، اسی طرح اساتذہ کرام کا احترام - تقدس اور خدمت میں کمی کی وجہ سے ہماری پرواز میں کمی آسکتی ہے اور اگر ہم ان چیزوں کا خیال رکھیں تو مشرق و مغرب اور چار سو آپس میں مربوط سسٹم اور پروگرام کے تحت اللہ تعالی کے دین کو خاص کر دیوبندی مکتب فکر سے رشتہ منسلک کرتے ہوئے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے انشاء اللہ آپ ہی سبب بنیں گے -

ضروریات اور اسباب تو اللہ تعالی ہی مہیا کریں گے جب آپ دین کا کام کریں گے تو اللہ تعالی مخلوق کو آپ کی طرف اور آپ کی ضروریات اور مسائل کی طرف متوجہ فرمائیں گے یعنی

Scanned with CamScanner

... تقویٰ اور اللہ سے ڈر ہو گا تو اغیار آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکیں گے۔

... لہذا عالمی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر آپ اخلاص و محنت کے ساتھ اس کام کو اٹھا کر سینے سے لگائیں گے تو علم دین کی یہ شمع روشن عالمی سطح پر دین کی اشاعت اور اعلاء کلمۃ اللہ میں کام آسکے گی۔

میری درخواست ہے کہ آپ میرے لئے اور میرے ادارے کے لئے بھی دعا فرمائیں گے ... نشاء اللہ اب برابر رابطہ ہو گا کیونکہ کہتے ہیں کہ

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

... نی ہم ابھی تک آپ کے اس عظیم ادارے کے بارے میں صرف سن رہے تھے مگر آج الحمد ... ر پروگرام بھی دیکھا بلڈنگز بھی دیکھیں اور نظام تعلیم سے بھی روشناس کرایا گیا۔ اب ... نرت مفتی صاحب سے حالات کے مطابق استفادہ بھی کریں گے۔ اللہ تعالی آپ کو ... یابی سے ہمکنار فرماویں۔ اور خدا کرے کہ آپ کی نئی جگہ کی تعمیر بھی جلدی مکمل ہو تا کہ ... ب اس صحیح اور کھلے ماحول میں منتقل ہو کر ممکنہ سہولیات کے ساتھ علم دین حاصل کر کے ... کی ترویج و اشاعت کے لئے اللہ کے دربار میں مقبول ہوں۔ آمین

تقریب یوم سرپرستان

مولانا انجم جاوید۔
متعلم۔ درجہ تخصص فی الفقہ الاسلامی سال دوم

طلبہ کی تربیت کے لئے اساتذہ کرام کی محنت کے علاوہ سرپرست حضرات کا تعاون بھی بہت ضروری ہے، اسی سلسلے میں جامعہ ہر سال یوم سرپرستان کی تقریب کا اہتمام کرتا ہے، جس میں سرپرست حضرات کو مدعو کیا جاتا ہے، تاکہ وہ طلبہ کی کارکردگی اور جامعہ کے حالات سے باخبر ہو کر طلبہ کی تربیت پر مزید توجہ دیں۔

اس سال یوم سرپرستان کی تقریب بروز اتوار **15** جولائی کو جامعہ کی شاخ پبی میں منعقد ہوئی تقریب کا افتتاح دورہ حدیث کے طالب علم قاری شفیق اللہ صاحب نے تلاوت کلام پاک سے کیا، یہ تقریب جامعہ کے سرپرست اعلی حضرت مولانا حکیم لطف الرحمن صاحب کی صدارت میں ہوئی، جبکہ مہمان خصوصی دارالعلوم حقانیہ کے استاذ الحدیث اور نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب تھے، اسکے علاوہ پشاور یونیورسٹی کے لیکچرر مولانا ڈاکٹر محمد نعمان صاحب استاذ القراء قاری غلام حبیب صاحب، صوبہ سرحد کے نامور قاری حضرت مولانا قاری فیاض الرحمن علوی صاحب، ضلع پشاور اور نوشہرہ کے کئی مدارس کے مہتممین اور منتظمین اور دیگر علماء کرام نے اپنی شرکت سے اس تقریب کے حسن کو دوبالا کیا۔

تقریب کے باقاعدہ آغاز کے بعد طلبہ کے مابین تقریری مقابلہ شروع ہوا، جس میں مختلف درجات کے طلبہ نے وقت کے تقاضوں کے مطابق اہم موضوعات پر عربی، فارسی، اردو پشتو اور انگریزی زبان میں تقریریں کیں۔

تقریری مقابلہ میں منصفی کے فرائض ڈاکٹر محمد نعمان صاحب، جامعہ کے استاذ حدیث مولانا ذاکر حسن نعمانی صاحب اور جامعہ کے نائب مفتی مولانا نجم الرحمن صاحب

Scanned with CamScanner

نے انجام دیئے جبکہ منصفین کمیٹی کے سربراہ ڈاکٹر محمد نعمان صاحب نامزد کیے گئے۔

تقاریر کے دوران سامعین میں نشاط پیدا کرنے کیلئے وقفے وقفے سے عربی، اردو، اور پشتو کی نظمیں بھی پڑھی گئیں، جامعہ کے طالب علم آصف اور اسکے ساتھیوں نے مولانا ظفر علی خان صاحب کی نظم شادباش وشادذی اے سرزمین دیوبند، اس ترنم سے پڑھی کہ مجمع کا کوئی فرد اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

سلسلہ تقاریر کے اختتام پر جامعہ کے ناظم تعلیمات حضرت مولانا حسین احمد صاحب نے اپنے بیان میں جامعہ کے روزافزوں ترقی پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم سب منتظمین، جامعہ کے مدرسین اور جامعہ کے تمام مخلصین اور بہی خواہوں کی گردنیں آج بار احسان سے جھکی جارہی ہیں کہ اس ذات نے آج سے نو 9 سال پہلے بے سروسامانی کے عالم میں قائم ہونے والے جامعہ عثمانیہ کو یہ مقام عطا فرمایا کہ آج وہ ملک کے قابل ذکر جامعات میں شامل ہے۔

جامعہ کی ابتدائی روداد بیان کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا، کہ جامعہ عثمانیہ کی ابتداء نوتھیہ پشاور میں ایک چھوٹی سی مسجد میں ہوئی، ایک نیک دل خاتون نے صدقہ جاریہ کے طور پر اپنا ایک پلاٹ بیچ کر مسجد کی بنیاد رکھی، اور اپنی تمام پونجی مسجد اور پانچ 5 کمروں کی تعمیر میں لگادی، لیکن پھر بھی اسکی تعمیر مکمل نہ ہو سکی، اس خاتون نے اپنے رشتہ دار اور منہ بولے بیٹے حاجی محمد حسین صاحب سے کہا اب ایک قاری صاحب ہونے چاہیئے، جو اس مسجد میں تعلیم کا سلسلہ جاری کردیں، تاکہ اس سے جو مقصد تھا وہ حاصل ہو جائے، اس کا ارادہ محدود تھا مگر شاید اس کا اخلاص عظیم تھا، اللہ نے اس چھوٹی سی مسجد اور چار پانچ کمروں کو ایک دوسرے عظیم جامعہ کیلئے بنیاد بنانا تھا، درس قرآن کیساتھ ساتھ اللہ نے اس جگہ سے تمام علوم نبویہ کے چشمے جاری کرنے تھے حاجی صاحب قاری کی تلاش میں اکوڑہ خٹک پہنچے ،بات آگے بڑھتی گئی اور یہاں تک پہنچی کہ حاجی صاحب نے حضرت مفتی صاحب کو اس کا اہتمام سنبھالنے کی پیشکش کردی، مفتی صاحب پہلے تو انکار کرتے رہے، لیکن [illegible] روں اور

شوروں کے بعد انہوں نے اس کا اہتمام قبول کرنے کا عندیہ دے دیا، اسی طرح ایک چھوٹی ی مسجد اور پانچ نامکمل کمرے حضرت مفتی صاحب کے حوالے کردیئے گئے۔

مدرسہ کا پہلا اجلاس ۱۴ اپریل ۱۹۹۳ء بمطابق ۲۲ شوال ۱۴۱۳ھ کو ہوا، جس میں پانچ افراد شریک ہوئے اور مدرسہ بنانے کا فیصلہ کیا، چنانچہ اعدادیہ، متوسطہ اور اولی سے اسکی ابتدا ہوئی، پہلے سال میں دو 2 اساتذہ اور چالیس طلبہ تھے، لیکن ناموافق حالات کی وجہ سے سال کے آخر میں ستائیں 27 طلبہ رہ گئے، پھر اگلے سال درجہ ثانیہ کا اضافہ ہوا، طلبہ بھی بڑھا دیئے گئے، ہر سال طلبہ اور درجات کا اضافہ ہوتا رہا اور الحمد للہ اس سال دورہ حدیث بھی شروع ہو چکا ہے، جس میں پندرہ 15 طلبہ پڑھ رہے ہیں، جامعہ میں کئی سال سے تخصص کا شعبہ بھی موجود ہے، جس سے ملک کے عظیم جامعات کے بیسیوں طلبہ اب تک مستفید ہو کر مدارس میں مسند افتاء سنبھالے ہوئے ہیں۔

جامعہ میں پڑھائے جانیوالے نصاب کا حاضرین سے تعارف کرانے کے علاوہ جامعہ میں موجود لائبریری، ڈسپنسری، شعبہ بنات اور پبی شاخ کے کوائف سے بھی موصوف نے حاضرین کو آگاہ کیا۔

جامعہ کے بانی و مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی غلام الرحمن صاحب نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جدید دور کے تقاضوں کے مطابق طلبہ کی تربیت کی ضرورت اور اس سلسلہ میں اپنے عزائم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ جدید دور کے تقاضوں کے مطابق طلبہ کی تربیت بہت ضروری ہے، کیونکہ علماء عصری چیلنجوں کا مقابلہ اور جدید مسائل کا صحیح حل تب پیش کر سکیں گے، جبکہ انکو عصری علوم سے بھی واقفیت حاصل ہو، اس تمنا کو عملی جامعہ پہنانے کیلئے ہم نے ان مدارس کا دورہ کیا جن میں عصری علوم داخل تھے، چنانچہ اس سلسلہ میں ہم لاہور، ملتان، سرگودھا اور کراچی گئے، واپسی پر ہم نے اسکی ایک رپورٹ تیار کی اور العصر کے اداریہ میں اسے شائع کردیا، عصری علوم کے پڑھانے کے دو 2 ہی طریقے ہمارے سامنے آئے، ایک یہ کہ عصری علوم دینی علوم کیساتھ ساتھ

Scanned with CamScanner

پڑھائے جائیں لیکن اس کا نقصان ہم نے زیادہ محسوس کیا، کیونکہ طلبہ ان علوم سے جلدی متاثر ہو جاتے ہیں اور انکی وضع قطع پر اغیار کا رنگ غالب آجاتا ہے، ہم نے دیکھا کہ جن مدارس کے نصاب میں عصری علوم داخل تھے، وہاں کے طلبہ کو اگر ایک دو لفظ بھی انگریزی کے یاد ہوتے تو اٹھتے بیٹھتے اسکو استعمال کرتے اور اس پر بڑا فخر محسوس کرتے، اسلئے ہمیں یہ خطرہ محسوس ہوا کہ اس طریقہ پر تعلیم دینے سے یہ قیمتی سرمایہ ہم سے ضائع نہ ہو جائے جو کہ والدین نے ایک خاص مقصد کیلئے ہمارے حوالہ کیا ہے، اسی وجہ سے ہم نے اس طریقہ پر تعلیم دینے سے اجتناب کیا، دوسرا طریقہ یہ ہے کہ دس 10 سال کی دینی تربیت کے بعد تخصص کے سال میں ان کو عصری علوم پڑھائے جائیں تاکہ انکی سابقہ تربیت کی وجہ سے عصری علوم کا اثر ان پر نہ ہو یا کم سے کم ہو ہمارے ساتھیوں کا ارادہ ہے کہ آئندہ سال سے تخصص کے طلبہ کو انگریزی لینگویج وغیرہ کی تعلیم دینا بھی شروع کر دیں، تاکہ ایسے رجال کار پیدا ہوں، جو دنیا کے کونے کونے میں دعوت و تبلیغ کر سکیں اور باطل کے بے بنیاد پروپگنڈے کا جواب دے سکیں۔

اسکے علاوہ حضرت مفتی صاحب نے پبی شاخ کی تعمیراتی سکیم کا تفصیلی تعارف اور اس پر آنیوالی لاگت سے بھی حاضرین کو آگاہ کیا، اور ان سے اس کار خیر میں اپنے اخلاص کے اظہار کی اپیل کی اور فرمایا جو کوئی مالی مدد نہیں کر سکتا، وہ رات کو اٹھ کر دو 2 رکعت نفل پڑھ لے اور اللہ کی بارگاہ میں دعا کرے کہ رب کریم جامعہ کی تمام ضروریات دست غیب سے پوری فرمادے، یہ ہمارے لئے سب سے بڑا چندہ ہے۔

ڈاکٹر محمد نعمان صاحب نے تقریری مقابلہ کی منصفین کمیٹی کا سربراہ مقرر کرنے پر حضرت مفتی صاحب کا شکریہ ادا کیا، انہوں نے طلبہ کی عمدہ تقاریر پر ان کو داد دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ انکی قابلیت کی دلیل ہے کہ انہوں نے انگریزی و فارسی میں بلا کسی تحریر کے پڑھنے کے زبانی تقریریں کیں، میں عینی شاہد ہوں کہ ہمارے ہاں یونیورسٹی میں [illegible] نہیں کر سکتا اسی طرح فارسی

[ڈیپارٹ]منٹ کا طالب علم بغیر کاغذ پڑھے فارسی میں تقریر نہیں کر سکتا، یہاں کے طلبہ میں ان سے بڑھکر صلاحیت اور استعداد ہے۔

انہوں نے اپنی تقریر کے آخر میں تقریری مقابلے کا نتیجہ سنایا، جسکے مطابق [...]دان الرحمٰن درجہ سادسہ، اول، عبدالرحمٰن درجہ رابعہ، دوم اور محمد بلال درجہ اولی کو سوم قرار دیا گیا۔

اسکے بعد جامعہ کے ناظم تعلیمات صاحب نے چہار نیم ماہی امتحان میں اول، دوم، سوم آنیوالوں کے نام لیئے اور مسلمانوں کے معاشرتی انحطاط کے اسباب اور اس کے علاج [کی صو]رتیں، کے موضوع پر جامعہ میں ہونے والے تحریری مقابلے کا نتیجہ سنایا، جسے اس [تقریب] سے قبل جامعہ کے اساتذہ کرام نے خود ہی مرتب کیا تھا، جس میں محمد عثمان درجہ [دو]رہ حدیث، اول، عطاء الرحمٰن درجہ ثالثہ، دوم اور عطاء الرحمٰن درجہ دورہ حدیث کو سوم قرار دیا گیا۔

چہار نیم ماہی امتحان اور مذکورہ دونوں مقابلوں میں امتیازی کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کو صدر جلسہ حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب اور مہمان خصوصی حضرت مولانا انوار الحق صاحب کے دست مبارک سے انعامات سے نوازا گیا۔

اس کے علاوہ انہی بزرگوں کے دست مبارک سے ان طلبہ کو ایوارڈ دیئے گئے۔ جو گزشتہ سال کے چھ جائزوں اور دو امتحانات کے مجموعی نمبرات کی بنیاد پر پورے جامعہ میں اول، دوم، سوم آئے تھے۔ یاد رہے کہ ان تمام امتحانات کے مجموعی نمبرات پندرہ سو ساٹھ ۱۵۶۰ [تھ]ے۔ جس میں غیور احمد نے درجہ ثالثہ کے جملہ امتحانات میں چودہ سو اٹھتر ۱۴۷۸ نمبر لیکر پہلی پوزیشن حاصل کی، جبکہ محمد شعیب نے متوسطہ کے تمام امتحانات میں چودہ سو چونتیس ۱۴۳۴ نمبر لیکر دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اور بنیامین نے درجہ سابعہ کے امتحانات میں چودہ سو بتیس ۱۴۳۲ نمبرات لیکر تیسری پوزیشن حاصل کی۔ تینوں طلباء کو جامعہ کی طرف سے حسن کارکردگی پر شیلڈ دیں گئیں۔ حضرت مولانا انوار الحق صاحب نے

Scanned with CamScanner

اقرء باسم ربك الذی خلق کی روشنی میں علم کی فضیلت پر مدلل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں تمام فسادات کی جڑ جہالت ہے۔ پیغمبر پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے عرب کے معاشرہ میں فتنہ وفساد عام تھا۔ لوگ اپنی بیٹیوں کو زندہ در گور کرتے۔ شرک اتنے عروج پر تھا کہ گھر گھر بت موجود ہوتے۔ یہاں تک کہ مطاف میں بھی انہوں نے تین سو پینسٹھ ۳۶۵ بت رکھتے تھے۔ ان کے سفر کا بت الگ ہوا کرتا تھا۔ لیکن اس زمانے کو کوئی بھی قتل وقتال کا زمانہ نہیں کہتا۔ اور نہ ہی کوئی اسے زناکاری کا دور کہتا ہے۔ اور نہ بت پرستی کا بلکہ سب اس کو جاہلیت کا زمانہ کہتے ہیں۔ اس جہالت کو ختم کرنے کے لئے جب اللہ تعالیٰ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو پہلے ان کو قتل وقتال ختم کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا۔ بلکہ ان کو حکم یہ ملتا ہے کہ جہالت کو ختم کردو۔ کیونکہ جہالت ہی ان تمام فسادات کا منبع ہے۔ جب جہالت ختم ہو جائے گی تو باقی سارے فتنے خود بخود دم توڑ جائیں گے۔ انہیں لوگوں نے جب حضورؐ سے قرآن وحدیث کا علم حاصل کیا۔ تو اس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ ان کو صحابہ کا لقب ملا اور اللہ کے دربار سے ان کو رضی اللہ عنہم کا تمغہ اعزاز ملا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی نیابت کا جو مقام عطا فرمایا ہے یہ اسی علم کا کرشمہ ہے اللہ تعالیٰ نے آدھا حسن اکیلے حضرت یوسف علیہا لسلام کو عطا کیا تھا۔ اور آدھا حسن باقی سب انسانوں پر تقسیم کیا۔ لیکن یہ حسن حضرت یوسف علیہ السلام کے [illegible] انہ آیا۔ بلکہ الٹا اسی حسن کی وجہ سے آزمائشوں میں پڑ گئے۔ پہلی آزمائش ان پر یہ آئی کہ اپنے بھائیوں نے کنویں میں ڈال دیا۔ دوسری آزمائش ان پر یہ آئی کہ قافلہ والوں نے ان کو اپنا غلام بنا لیا اور تیسری آزمائش عزیز مصر کی بیوی زلیخا کی تھی یہ تمام آزمائشیں حسن ہی کی وجہ سے تھیں۔ لیکن جب حکومت چلانے کا وقت آتا ہے تو حضرت یوسف علیہ السلام اپنے حسن کی بنیاد پر حکومت کا مطالبہ نہیں فرماتے بلکہ یہ کہہ کر حکومت کا مطالبہ فرماتے ہیں کہ میں عالم ہوں اللہ نے مجھے اسی کا علم دے رکھا ہے۔

[illegible] طالوت علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسی علم کی بنیاد پر فوج کا جرنیل بنایا۔ کیونکہ علم ہی [illegible] اصل دولت ہے۔ جسمانی طاقت ثانوی درجہ رکھتی ہے۔

[illegible] فیاض الرحمٰن علوی صاحب نے بعض شرکاء جلسہ کی خواہش پر قرآن پاک کی چند [illegible] کی تلاوت فرمائی۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ اس کے بعد انہوں نے [illegible] سا بیان فرمایا۔ انہوں نے حضرت مولانا انوار الحق صاحب کے بیان کے بعد کچھ کہنے کو [illegible] ادب قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک دو باتیں عرض کرنا تعمیل حکم سمجھتا ہوں۔ [illegible] العلوم دیوبند کی خدمات کو سراہتے ہوئے انہوں نے دار العلوم دیوبند کی خدمات کے [illegible] میں درج ذیل اشعار پڑھے۔

داستان حسن جب پھیلی تو لامحدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام بن کر رہ گئی
سیاست ، معرفت انسانیت کے سب مسائل میں
جہاں دیکھو گے جب دیکھو گے پاؤ گے نشان جاوداں ہم کو

[illegible] نے پشاور میں حضرت مفتی صاحب کی دینی خدمات کو سراہتے ہوئے جدید دور کے [illegible] کے مطابق طلبہ کی تربیت سے متعلق حضرت مفتی صاحب کے عزائم کے بار آور [illegible] کے لئے دعا فرمائی اور فرمایا کہ جس انداز میں جامعہ عثمانیہ میں طلبہ کی تربیت ہو رہی [illegible] اس کی ضرورت ہم سب محسوس کر رہے تھے۔

[illegible] کے آخر میں جامعہ کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب کا [illegible] ہوا۔ انہوں نے طلبہ کی بہتر کارکردگی پر ان کو داد دی۔ اور دار العلوم حقانیہ میں دورہ [illegible] کے ابتداء کی مختصر سی روداد بیان فرمائی۔

[illegible] نے بیماری کی وجہ سے طویل بیان کرنے سے معذرت ظاہر کی۔ اور آخر میں ان ہی [illegible] کی دعا پر اس تقریب کا اختتام ہوا۔

ـــ۳۵ـــ

Scanned with CamScanner

تقریب یوم والدین شعبہ بنات

مولانا حمید اللہ
نگران شعبہ بنات

جیسا کہ آپ حضرات کے علم میں ہے کہ ہر سال جامعہ عثمانیہ میں یوم سرپرستان کی تقریب منعقد کی جاتی ہے-جس کا مقصد طلباء کے سرپرست حضرات کو احساس ذمہ داری اور بچے کی تعلیمی وتربیتی سرگرمیوں سے آگاہ کرانا ہوتا ہے- تاکہ جامعہ اور سرپرستان باہم ملکر بچے کے بہتر مستقبل کے لئے سعی کریں-

چونکہ اس تقریب میں زیادہ تر طلباء کرام ہی حصہ لیتے ہیں-ان کا تقریری اور تحریری مقابلہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان کو مختلف شعبوں میں اپنے جوہر دکھلانے کا موقع فراہم ہوتا ہے-

مقابلہ کے بعد اول ،دوم ،سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات دیے جاتے ہیں-چونکہ کئی سالوں سے ہونے والی اس تقریب کے بہت سے فوائد سامنے آئے- اس کے پیش نظر اس نہج پر جامعہ عثمانیہ کے شعبہ بنات مدرسہ فاطمۃ الزہراءؓ میں بھی ﴿یوم والدین﴾ کے عنوان سے اس تقریب کا اہتمام کیا گیا- چونکہ اس شعبے کا یہ پہلا سال ہے اس لئے یہ اس شعبہ کی پہلی تقریب تھی اس میں طالبات کی والدات نے بھی شرکت کی- ان کے سامنے ان کی بچیوں نے اپنی تقاریر وغیرہ سے تقریب کو رونق بخشی-والدات نے بڑے وقار وسکون کے ساتھ آخر تک شرکت کی- طالبات کا تقریری مقابلہ ہوا-الحمد للہ تقریری مقابلے میں شرکت کرنے والی طالبات نے پہلی دفعہ بڑی اچھی تقاریر کیں- موجودہ حالات کے تقاضوں کے مطابق مختلف موضوعات پر انہوں نے تقریریں کیں- کیونکہ ان کی تقاریر کا مقصود محض مقابلہ میں شرکت نہیں تھا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ

حاضرین کو دین کا پیغام پہنچانا اور عصر حاضر میں خواتین کو ورغلانے کے لئے غیر مسلموں کی فکری سازشوں سے واقف کرانا بھی تھا-

طالبات نے جن موضوعات پر تقریریں کیں-وہ یہ ہیں

(۱) اسلام میں عورت کا مقام (۲) آزادی نسواں ایک منظّم سازش (۳) ہماری دعاؤں کے قبول نہ ہونے کے اسباب اور ان کی اصلاح (۴) غیبت کی مذمت (۵) اساتذہ کے حقوق (۶) والدین کے حقوق (۷) پردہ اور عورت (۸) ٹیلی ویژن کے نقصانات (۹) صلہ رحمی

اس پروقار تقریب میں شریک سامعین کی طبیعت میں نشاط پیدا کرنے کے لئے تقاریر کے ساتھ وقفہ وقفہ طالبات نے نعتیں اور نظمیں پیش کیں- تقریری سلسلہ کے اختتام پر اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کو انعامات دیئے گئے-

جامعہ کے شعبہ بنین کی طرح ماہانہ تین جائزوں اور چار نیم ماہی امتحان کے مجموعی نمبرات کی رو سے اول دوم سوم پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کے لئے بھی انعامات کا اعلان کیا گیا

تقسیم انعامات کے بعد جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا مفتی صاحب دامت برکاتہم نے والدین کو خطاب فرمایا- مستورات پردے کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں- خطاب میں والدین کو یہ احساس دلایا گیا کہ والدین کی ایک سرپرست کی حیثیت سے اپنی بچی کی تعلیمی اور تربیتی ذمہ داری کہاں تک ہونی چاہئیے -اس خطاب میں حضرت مفتی صاحب نے تمام اہل مجلس اور خصوصاً مستورات کو اعمال صالحہ کی طرف زیادہ ترغیب دی اور اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام اور ان کی تعلیم وتربیت کی ضرورت واہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح فرمایا-

تقریب کا اختتام حضرت مفتی صاحب کی دعا پر ہوا جس میں حاضرین مجلس کے علاوہ شعبہ بنات کی ترقی اور کامیابی کیلئے اور تعمیری سلسلہ کے جلد پایہ تکمیل تک پہنچنے کے لئے خصوصی دعا فرمائی-

Scanned with CamScanner

تبصرہ کتب

نام کتاب۔ تسہیل الریاضی

مؤلف کا نام ۔ مولانا ریاض احمد ۔ مدرسہ دار العلوم سعیدیہ اوگی

ضخامت ۔ ۱۷۶ صفحات ۔ **ناشر** ۔ دار التصنیف دار العلوم سعیدیہ اوگی

تبصرہ نگار ۔ مولانا تحمید اللہ جان

چونکہ بعض دینی مسائل کا ریاضی کے ساتھ گہرا تعلق ہے، خاص کر میراث میں اس کو بڑی اہمیت حاصل ہے، جب تک کسی طالب علم کو ریاضی سے واقفیت حاصل نہ ہو تو ان مسائل کو حل کرنے میں اس کو دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے، چنانچہ اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے درجہ متوسطہ کے نصاب میں باقاعدہ شامل کیا، دوران تدریس بعض جگھوں میں مشکلات محسوس کی جاری تھیں اور ان کے حل کرنے کیلئے کوئی قابل ذکر شرح نہیں تھی، اسلیئے اس بارے میں شرح کی کمی پائی جاتی تھی، چنانچہ مولانا ریاض احمد صاحب قلم اٹھاتے ہوئے تسہیل الریاضی کے عنوان سے ایک بہترین شرح لکھدی موصوف نے زیر نظر کتاب میں اعشاری، ثنائی اور خمسی نظام کے علاوہ جگہ جگہ سوالات کا حل احسن اور اسہل طریقہ سے کیا ہے ان کے چند قابل تعریف خصوصیات ملاحظہ ہوں ۔ *اکثر ابواب کے مشقی سوالات حل کرنے کیلئے قواعد وضع کیئے ہیں جنکے ذریعے سوالات حل کرنے میں دشواری پیش نہیں آتی ۔ *سوال حل کرنے کے بعد جواب میں غلطی کے ازالے اور اسکی درستگی کے پیش نظر جگہ جگہ پڑتالوں کے مختلف طریقے بتائیں ہیں جنکے ذریعے نہ صرف سوال کے جواب کی صحت کا پتہ چلتا ہے، بلکہ یقینی طور پر پڑتال کے ذریعے معلوم ہوتا ہے کہ متعلقہ سوال کا جواب عین مطابق ہے *حصہ الجبرا متعلقہ کلیات کی روشنی میں بہتر طریقے سے حل کر کے آسان بنایا ہے

*حصہ جیومیٹری میں جہاں شکلوں کی ضرورت وہاں شکلیں اور جہاں قواعد کی ضرورت وہاں قواعد رکھے ہیں امید ہے کہ طلبہ اور اساتذہ اس سے کافی استفادہ کرینگے، علاوہ ازیں کتاب کی طباعت اچھے کاغذ اور خوبصورت ٹائیٹل کے لحاظ سے قابل تحسین ہے۔

بنوں
برانڈ
ٹریڈ مارک
معیار میں اعلیٰ
توابل الادم
سولہ (۱۶) اجزاء مجموعہ
بنوں
سالن مصالحہ
مرچ سرخ، دھنیا، ہلدی، لہسن، میتھی، زیرہ، کالی مرچ
دار چینی، جلوتری، الائچی کلاں، اجوائن، انار دانہ، تیز پتہ
جائفل، لونگ، اور ٹماٹر پاؤڈر
تیار کردہ: حاجی مقبول الرحمٰن، شافیاز خان
گل آباد کالونی دلہ زاک روڈ پشاور۔ پاکستان

... NO. P-402 MONTHLY AL ASR PESHAWAR

جامعہ عثمانیہ پشاور

Jamia Usmania Peshawar

منافع بخش کاروبار میں شرکت کی دعوت!

یایھاالذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم

(الصف/۱۰)

اے ایمان والو- میں بتلاؤں تم کو ایسی سوداگری جو بچائے تم کو ایک دردناک عذاب سے۔
کیا آپ چاہتے ہیں ؟ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے یقیناً چاہتے ہوں گے کہ آپ
حلال آمدنی دنیاو آخرت میں آپ کی بھلائی کا ذریعہ بنے تو اللہ تعالی کی رضامندی کا پرخلوص
جذبہ اپناتے ہوئے قرب وجوار میں غرباء، فقراء، یتیم بچوں کا سہارا بنیں اور دین کے کاموں
خصوصاً مدارس عربیہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اپنا مال دین سیکھنے والوں پر خرچ کریں۔
اس سلسلہ میں ﴿جامعہ عثمانیہ پشاور﴾ کو نہ بھولیں جس کے تعلیمی
سال نمبر9 (۲۲-۱۴۲۱ھ) کا سالانہ تخمینی بجٹ 3780846 سینتیس لاکھ اسی ہزار آٹھ
سو چھیالیس روپے ہے۔ جس میں ساڑھے تین لاکھ روپے کتب، تفسیر کی خریداری اور تیر...
لاکھ روپے تعمیرات کے لئے ہیں۔ آپ کی زکوٰۃ وعطیات اور چرم قربانی کا بہترین مصرف
﴿جامعہ عثمانیہ پشاور﴾ ہمیشہ کے لئے توجہات کی فہرست میں رکھیں۔

اکاؤنٹ نمبر 716-0 یونائیٹڈ بنک سنہری مسجد روڈ پشاور صدر	فارن کرنسی اکاؤنٹ 60035-3 حبیب بنک ارباب روڈ پشاور صدر صوبہ سرحد پاکستان

آپ کا خیر اندیش
مفتی غلام الرحمن